مسائل الصیام

روزوں کے مسائل

(سوالاً جواباً)

محمد اویس رضا عطاری رضوی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

☆ مسائل الصیام ☆

روزوں کے مسائل

(سوالاً جواباً)

☆ محمد اویس رضا عطاری رضوی ☆

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــــــام:

مسائل الصیام (روزوں کے مسائل)

از قـــــلـــــم:

علامہ اویس رضوی عطاری

سَنَہ اشـــــاعت:

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

MARCH 2023

صـــفحات:

125

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 17

روزے کی نیت کے بارے میں سوال وجواب 20

سوال 1: روزے کی نیت کی شرعی حیثیت کیا کیا ہے؟ 20

سوال 2: نصف النہار شرعی (یعنی ضحوہ کُبری) کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ 20

سوال 3: کیا رَمضان شریف کا روزہ، یا نفل یا نذر معین کا روزہ، ان تین قسم کے علاوہ جو روزے ہیں جیسے قضا یا کفارے کے روزے کیا ان کی نیت کے اوقات میں فرق ہے؟ 21

سوال 4: ادائے روزۂ رَمضان اور نذر معین (یعنی مقرر کردہ منت) اور نفل کے روزوں کیلئے نیت کا وقت کب سے کب تک ہے؟ 22

سوال 5: نیت کی تعریف کیا ہے اور کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟ 23

سوال 6: کیا اپنی مادری زبان یعنی پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو وغیرہ میں نیت کی جاسکتی ہے؟ ... 23

سوال 7: اگر دن میں روزہ کی نیت کریں تو اسکے لئے کیا ضروری ہے؟ 24

سوال 8: اگر کسی نے یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں، اور اگر نہ ہوئی تو روزہ ہے، کیا اس طرح نیت کرنا درست ہے؟ 24

سوال 9: ماہ رمضان کے دن میں نہ روزے کی نیت کی، نہ یہ نیت کی کہ روزہ نہیں، تو کیا روزہ ہو گا؟ 25

سوال 10: کیا روزے کی نیت کرنے کے بعد کچھ کھانے پینے سے نیت ٹوٹ جاتی ہے؟ 25

سوال 11: اگر رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد راتوں رات ہی پکا ارادہ کر لیا کہ روزہ نہیں رکھوں گا، اور پھر سارا دن بھوکا پیاسا بھی رہا، تو روزہ ہو گا یا نہیں؟ 25

سوال 12: اگر دورانِ نماز بات چیت کی دل میں نیت کی مگر بات کی نہیں، یا روزے کے دوران صرف روزہ توڑنے کی نیت کی تو کیا نماز اور روزہ فاسد ہو جائیں گے؟ 25

سوال 13: کیا سحری کھانا بھی نیت میں شمار ہو گا؟ 26

سوال 14: کیا ہر روز روزے کیلئے نئی نیت ضروری ہے یا ایک ساتھ سارے رمضان کے روزوں کی بھی نیت ہو سکتی ہے؟ 26

سوال 15: ادائے رَمضان اور نذرِ معین اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رَمضان اور نذر غیر معین اور نفل کی قضا اور نذر معین کی قضا اور کفارے کا روزہ اور تَمَتُّع کا روزہ اِن سب میں کس وقت نیت کرنا ضروری ہے؟ 26

سوال 16: کسی نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذِمے روزے کی قضا ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا۔ اور روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟ 27

سوال 17: کیا روزے کی نیت تبدیل کر سکتے ہیں؟ 27

سوال 18: کیا دورانِ نماز، روزے کی نیت ہو سکتی ہے؟ 28

سوال 19: کئی روزے قضا ہوں تو نیت کیا ہونی چاہیئے؟ 28

سوال 20: رمضان کا روزہ رکھ کر جان بوجھ کر توڑ ڈالا تو کیا حکم ہے؟ 28

روزہ نہ رکھنے کی مجبوریوں کے بارے میں سوال و جواب 29

سوال 1: کن کن صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟ 29

سوال 2: کیا دورانِ سفر روزہ چھوڑا جا سکتا ہے؟ شرعی سفر کی تعریف کیا ہے؟ اور بندہ شرعی مسافر کب بنتا ہے؟ 29

سوال 3: کیا شرعی عذر ختم ہونے کے بعد قضا روزہ رکھنا ہوگا؟ 31

سوال 4: شرعی مسافر روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ 31

سوال 5: اگر مسافر ضحوہ کُبریٰ سے پہلے مقیم ہو گیا تو کیا حکم ہے؟ 31

سوال 6: اگر دن میں سفر شروع کیا تو مسافر اس دن کا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟ 32

سوال 7: اگر سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟ 32

سوال 8: اگر دن میں سفر شروع کیا اور دورانِ سفر گھر پر بھولی ہوئی چیز واپس لینے آیا اور گھر آ کر روزہ توڑ ڈالا تو کیا حکم ہے؟ 32

سوال 9: اگر کسی نے مجبور کیا تو کیا روزہ توڑ سکتے ہیں؟ 33

سوال 10: مجبوری کی تعریف کیا ہے کہ جسکے پیشِ نظر روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟ 33

سوال 11: اگر روزہ دار کو سانپ نے ڈس لیا تو کیا توڑ سکتا ہے؟ 33

سوال 12: جن لوگوں نے مذکورہ مجبوریوں کے تحت روزہ توڑا کیا وہ قضا روزہ رکھیں گے؟ ... 33

سوال 13: وہ کونسی بھوک ہے کہ جس کی صورت میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟ 34
سوال 14: فاسق یا غیر مسلم ڈاکٹر روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے تو؟ 34
روزہ اور حیض و نفاس 35
سوال 15: حیض و و نفاس کی حالت میں روزے کا کیا حکم ہے؟ 35
سوال 16: حیض و نفاس والی عورت کو جب روزہ معاف ہے تو کیا وہ کسی کے سامنے کھا پی بھی سکتی ہے؟ 36
سوال 17: حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو کس صورت میں روزہ معاف ہے؟ 36
عمر رسیدہ بُزُرگ کے روزے 36
سوال 18: شیخِ فانی کسے کہتے ہیں؟ اور اسکے لئے روزوں کا کیا حکم ہے؟ 36
سوال 20: اگر کوئی بزرگ گرمیوں میں تو روزے نہیں رکھ سکتا مگر سردیوں میں رکھ سکتا ہے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ 37
سوال 21: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو اب کیا حکم ہے؟ 37
سوال 22: شیخِ فانی کے روزے کا فدیہ کب دیا جائے؟ 37
سوال 23: کیا تیس روزوں کا فدیہ تیس مساکین کو ہی دینا ضروری ہے؟ 38
روزہ توڑنے والی چیزوں کے بارے میں سوال و جواب 38
سوال 1: روزہ دار نے جان بوجھ کر کھایا پیا یا جماع کیا تو کیا حکم ہے؟ 38

سوال 2: کیا حقہ یا سگرٹ وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 38

سوال 3: کیا پان یا تمبا کو کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 38

سوال 4: روزہ دار نے منہ میں شکر رکھی اور گھل کر حلق میں چلی گئ تو روزے کا کیا حکم ہے؟ .. 39

سوال 5: روزہ دار کے دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز نکلی اور اور نگل لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ 39

سوال 6: روزہ دار کے دانتوں سے خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو کیا حکم ہے؟ 39

سوال 7: روزہ یاد ہونے کی صورت میں نیچے کے مقام سے دوا چڑھائی یا ناک کے ذریعے کوئی دوا چڑھائی تو کیا حکم ہے؟ 39

سوال 8: کلی کرتے ہوئے پانی حلق میں اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھانے سے دماغ تک چلا گیا تو کیا حکم ہے؟ 40

سوال 9: روزہ دار نے نیند کی حالت میں کچھ کھا پی لیا یا کھلے آسمان تلے منہ کھولے سو رہا تھا، بارش ہوئی اور قطرات حلق میں اتر گئے تو کیا حکم ہے؟ 40

سوال 10: کسی کا تھوک نگل لیا، یا اپنا ہی منہ سے باہر نکال کر نگل لیا تو حکم ہے؟ 40

سوال 11: کیا منہ کے اندر کا تھوک یا بلغم نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 41

سوال 12: منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا اور پھر نگل گیا تو کیا حکم ہے؟ . 41

سوال 13: کیا آنسو یا پسینہ نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 41

سوال14: کسی روزہ دار مریض کا پاخانے کا مقام باہر نکل آئے تو کیا حکم ہے؟ 41
روزے میں قے یعنی اُلٹی (Vomiting) کا شرعی حکم 42
سوال15: روزہ کی حالت میں خود بخود قے (الٹی) آگئی تو تو کیا حکم ہے؟ 42
سوال16: اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قے (یعنی الٹی) کر دی تو کیا حکم ہے؟ ... 42
سوال17: منہ بھر قے (الٹی) کسے کہتے ہیں؟ 43
سوال18: جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنے سے کس صورت میں روزہ ٹوٹے گا؟ 43
سوال19: اگر بلا اختیار منہ بھر قے ہو گئی تو کیا حکم ہے؟ 43
روزہ کی قضا کے بارے میں سوال و جواب 44
جن کاموں سے صرف قضا لازِم آتی ہے 44
سوال 1: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھا پی لیا یا جماع کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو
روزے اور قضا کے بارے میں کیا حکم ہے؟ 44
سوال2: کسی کے مجبور کرنے پر روزہ توڑ دیا تو قضا کا کیا حکم ہے؟ 44
سوال 3: بھول کر کھانے پینے جماع کرنے کے بعد یہ سوچ کر قصداً کچھ کھا لیا کہ روزہ تو ٹوٹ چکا
ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ 45
سوال4: روزہ کی صورت میں ناک میں دوا چڑھائی تو اسکی قضا کا کیا حکم؟ 45
سوال5: پتھر، کنکری، مٹی، رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ کھا کر روزہ توڑنے پر قضا کا کیا حکم ہے؟ . 45

سوال6: بارش یا اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ کی قضا ہو گی؟ 46

سوال7: بہت سارا پسینہ یا آنسو نگل گیا تو قضا کا کیا حکم ہے؟ 46

سوال8: اگر رات کے گمان میں سحری کھاتے رہے بعد میں پتہ چلا کہ وقت ختم ہو چکا ہے تو قضا کے کے بارے کیا حکم ہے؟ 46

سوال9: غروبِ آفتاب کے گمان میں غروب سے پہلے ہی افطاری کر لی تو قضا کے بارے کیا حکم ہے؟ 46

سوال10: اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی کسی نے اذان دے دی یا روزہ کھلنے کا سائرن بجا دیا یا افطاری کا اعلان کر دیا اور لوگوں نے روزہ افطار کر لیا تو کیا حکم ہے؟ 47

سوال11: روزہ یاد ہونے کی صورت میں وضو کے دوران ناک میں پانی ڈالا دماغ تک چلا گیا یا حلق سے نیچے اتر گیا تو کیا حکم ہے؟ 47

کفارے کے احکام 48

سوال12: روزے کے کفارے کا کیا طریقہ ہے؟ 48

سوال13: عورت کفارے کے روزے رکھ رہی تھی درمیان میں حیض آ گیا تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ 49

سوال14: عورت آئسہ کتنی عمر میں ہوتی ہے؟ 49

کفارہ واجب ہونے کی ایک صورت 50

سوال 15: اگر کوئی بغیر کسی مجبوری کے روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے؟ 51

سوال 16: جس صورت میں روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے کیا اسکے لئے کوئی شرط بھی ضروری ہے؟ 51

سوال 17: قے آئی یا بھول کر کھا پی لیا یا جماع کر لیا یا احتلام ہو گیا ان صورتوں میں معلوم تھا کہ روزہ نہیں ٹوٹا مگر پھر بھی کھا پی لیا تو کیا حکم ہے؟ 51

سوال 18: اپنا تھوک ہاتھ پر ڈال کر چاٹ لیا یا کسی دوسرے کا تھوک یا پھر محبوب کا تھوک نگل لیا تو کفارے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ 52

سوال 19: خربوزے یا تربوز کا چھلکا کھا لیا تو کیا حکم ہے؟ 52

سوال 20: کچے چاول، باجرہ، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ ہو گا یا نہیں؟ 52

سوال 21: سحری کا نوالہ منہ میں تھا اور صبحِ صادق کا وقت ہو گیا، یا بھول کر کھا رہے تھے اور نوالہ منہ میں تھا یاد آنے پر بھی جان بوجھ کر نگل لیا تو تو کفارہ ہو گا یا نہیں؟ 52

سوال 22: باری سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا، روزہ قصداً (یعنی ارادۃً) توڑ دیا تو اِس صورت میں کفارے کا کیا حکم ہے؟ 53

سوال 23: اگر ایک ہی رمضان میں دو روزے توڑے یا دو رمضان کے دو روزے توڑے اس صورت میں کفارے کا کیا حکم ہے؟ 53

سوال 24: اگر روزہ توڑنے کے بعد اسی دن عورت کو حیض آ گیا یا مرد اُسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارے کا کیا حکم ؟ 53
سوال 25: اگر کسی نے نفل روزہ توڑ دیا تو اس پر بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے ؟ 54
سوال 26: اگر کسی نے اپنے ذمے قضا روزہ سمجھ کر رکھ لیا بعد میں یاد آیا کہ مجھ پر قضا نہیں ہے اب
اگر روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے ؟ 54
سوال 27: نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا توڑا بلکہ عذر کی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اب کیا حکم ہے ؟ 55
سوال 28: سال میں کتنے اور کون کونسے حرام ہیں ؟ 55
سوال 29: نفل روزہ کس صورت میں توڑنا جائز ہے ؟ 56
سوال 30: دعوت کے سبب نفل روزہ توڑنا کیسا ؟ 56
سوال 31: نفل روزہ کس صورت میں زوال کے بعد توڑ سکتا ہے ؟ 56
سوال 32: بیوی بِلا اجازتِ شوہر نفل روزہ رکھ سکتی ہے ؟ 57
سوال 33: کیا رمضان المبارک اور قضائے رمضان کے روزوں کیلئے بھی شوہر کی جازت ضروری
ہے ؟ 57
سوال 34: اگر نفل روزہ رکھ کر ملازم اپنے مالک کا کام بخوبی احسن طریقے سے کر سکتا ہے، تو کیا پھر
بھی نفل روزے کیلئے مالک کی اجازت ضروری ہوگی ؟ 57
سوال 35: کیا نفل روزے کیلئے والدین سے اجازت لینا بھی ضروری ہے ؟ 58
مسائلِ تراویح کے بارے میں سوال وجواب 58

سوال 1: تراویح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ 58
سوال 2: تراویح کی کتنی رکعات ہیں؟ 58
سوال 3: کیا گھر میں تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ 59
سوال 4: تراویح کا وقت کب سے کب تک ہے؟ 59
سوال 5: اگر کسی نے تراویح سے پہلے وتر پڑھ لئے تو کیا حکم ہے؟ 59
سوال 6: تراویح کا مستحب وقت کونسا ہے؟ 59
سوال 7: اگر کسی وجہ سے تروایح چھوٹ گئ تو تو اسکی قضا کرنی ہوگی؟ 60
سوال 8: تراویح کی رکعات پڑھنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟ 60
سوال 9: کیا ایک سلام کیساتھ تراویح کی بیس رکعتیں ایک ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں؟ 60
سوال 10: کیا ہر دو رکعت کے بعد الگ الگ نیت کرنی ہو گی یا بیس رکعت کی ایک ساتھ نیت کر سکتے ہیں؟ 60
سوال 11: بیٹھ کر تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ 61
سوال 12: گھر میں تراویح کی جماعت کروانا کیسا؟ 61
سوال 13: کیا نابالغ حافظ کے پیچھے بالغ تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ 61
سوال 14: تراویح میں پورا قرآن پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ 62
سوال 15: اگر تراویح میں ختمِ قرآن کیلئے باشرائط حافظ نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیئے؟ 62

سوال16: کیا تراویح میں ہر مرتبہ سورت کے ابتدا میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی پڑھی جائے؟
62 ....

سوال17: اگر کسی وجہ سے تراویح کی نماز فاسد ہو جائے تو فاسد شدہ رکعتوں میں پڑھا جانے والا قرآن دوبارہ پڑھے؟ 63

سوال18: اگر امام غلطی سے کوئی آیت یا سورت چھوڑ کر آگے پڑھ گیا تو اب کیا کرے؟ 63

سوال19: الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھنا کیسا؟ 63

سوال20: تراویح پڑھاتے ہوئے امام دوسری رکعت پر بیٹھنا بھول گیا، اور تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو اب کیا کرے؟ 63

سوال21: اگر تراویح کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو اب کیا حکم ہے؟ 64

سوال22: سلام پھیرنے کے بعد لوگوں میں تراویح کی رکعات کی تعداد کا اختلاف ہو جائے تو اب کیا کرنا چاہیئے؟ 64

سوال23: اگر لوگوں کو شک ہو کہ پتہ نہیں تراویح بیس رکعت ہوئیں ہیں یا اٹھارہ، تو کیا کریں؟ 64

سوال24: رکعاتِ تراویح میں قراءت کا توازن کیا ہونا چاہیئے؟ 64

سوال25: کیا تراویح کی ہر دو رکعت کی ابتدا میں ثنا پڑھیں گے؟ 65

سوال28: ہر چار رکعت کے بعد کتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے؟ 65

سوال29: چار رکعت کے بعد خاموش بیٹھے یا کچھ پڑھے بھی؟ 66

سوال 30: اگر کوئی بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے لگے تو فوراً بھاگ کر جماعت میں مل جائے تا کہ لمبے قیام سے بچ جائے تو ایسے کیلئے کیا حکم ہے؟ 66
سوال 31: اگر کسی نے رمضان میں عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی تو کیا وہ وتر جماعت کیساتھ پڑھ سکتا ہے؟ 67
سوال 32: اگر ایک شخص عشا اور وتر کی جماعت کروائے اور دوسرا تراویح پڑھائے تو کیا یہ جائز ہے؟ 67
تراویح کی اُجرت لینا دینا کیسا؟ 68
تلاوت و ذکر و نعت کی اُجرت حرام ہے 69
تراویح کی اُجرت کا شرعی حیلہ 70
روزے کے مختلف مسائل کے بارے میں سوال و جواب 72
سوال 1: روزہ فرض ہونے کی کیا شرائط ہیں؟؟ 72
وضاحت 72
سوال 2: عورت کا نمازِ تراویح کی جماعت کروانا کیسا؟؟ 73
سوالات: 74
تراویح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ 74
کیا بیٹھ کے تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ 74

گھر میں تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ 74

جوابات: 74

کیا تراویح کی نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ 75

کیا گھر میں تراویح پڑھ سکتے ہیں؟ 75

حاملہ عورت اور وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہے اسکے لئے کس صورت میں روزہ ترک کرنا جائز ہوگا؟ 76

یہ کیسے معلوم ہوگا کہ عورت کی یا بچے کی جان جا سکتی ہے؟ 76

کیا ٹوتھ پیسٹ یا مسواک کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 77

روزے کی حالت میں مسواک کرنا کیسا؟ 78

سوال 4: مریض کس صورت میں روزہ چھوڑ سکتا ہے؟ 79

سوال 5: غالب گمان کی کیا صورت ہوگی؟ 79

سوال 6: کیا روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتے ہیں اس سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں؟ .. 80

سوال 7: اگر کوئی سگرٹ یا حقّے کا صرف دھواں منہ میں لے کر باھر نکال دے حلق میں لے کر نہ جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ 81

سوال 8: بعض اوقات گھر یا مساجد میں اگر بتی سُلگا دی جاتی ہے اس کے دُھویں کا کیا حُکم ہے؟ 81

سوال 9: کیا اپنی طرف سے کسی کو روزہ رکھوا سکتے ہیں؟ 82

سوال 10: فدیہ کس صورت میں دیا جائے گا؟ 82

سوال 11: کیا انجکشن یا ڈرِپ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 84

سوال 12: منافذ کسے کہتے ہیں جی؟ 84

سوال 13: منافذ مقام کون کون سے ہیں جن کے ذریعے چیزیں اندر جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 84

سوال 13: کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ کیا روزے کی حالت میں خون دیا جا سکتا ہے اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟ 89

سوال 14: کس صورت میں روزہ رکھنا حرام ہے؟ 92

سوال 15: گر کسی عورت نے روزہ رکھ لیا اور دن میں حیض آنا شروع ہو گیا تو کیا کرے؟ 92

سوال 16: وہ کونسا روزہ دار ہے کہ جتنا مرضی کھائے جتنا مرضی پیئے اُس کا روزہ نہیں ٹوٹتا؟ .. 93

سوال 17: کیا رمضان المبارک کی راتوں میں میاں بیوی آپس میں مقاربت کر سکتے ہیں؟ ... 95

سوال 18: روزے کی حالت میں لپ اسٹک لگانا کیسا ہے، کیا اس کے ذرات پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟ 96

سوال 19: روزے کی حالت میں عورتوں کا میک اپ کرنا، لپ اسٹک لگانا، ہیئر کٹنگ کروانا کیسا؟ 96

سوال 20: ناک میں Vicks لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ 97

سوال 21: روزہ کی حالت میں کنٹنک لینز لگانا کیسا جبکہ انکو لگانے سے پہلے یہ مخصوص کیمیکل والے پانی میں بھگوئے ہوتے ہیں۔ 97

سوال22: روزے کی حالت میں دمہ کے مریض کا انہیلر استعمال کرنا کیسا؟ 98

سوال23: روزے کی حالت میں انسولین کا انجیکشن لینا کیسا؟ 99

سوال 24: اگر کوئی لڑکی اعتکاف میں بیٹھنا چاہے اوراعتکاف کے آخری ایام میں اس کے حیض کے ایام ہوں توکیا وہ مانعِ حیض (حیض روکنے والی) گولیاں استعمال کرکے اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے؟ 99

سوال25: اگر سحری کیلیئے آنکھ نہ کھلے توبغیر سحری کے روزہ رکھ سکتے ہیں؟ 102

سوال26: اگر کوئی ایسا مریض ہوکہ جو مرض کی وجہ سے نہ گرمیوں میں روزے رکھ سکتا ہے اور نہ ہی سردیوں میں اور نہ ہی آئندہ زندگی میں روزے رکھ سکتا ہے۔ اسکے لئے کیا حکمِ شرعی ہے؟ 103

سوال27: بچے کو کب سے روزے رکھوانے چاہییں؟ 104

سوال28: کیا اذان فجر کے دوران سحری کھا سکتے ہیں؟ کیونکہ کچھ لوگ اذان فجر کے دوران کھاتے رہتے ہیں کیا ایسا کرنے سے روزہ ہوجائے گا؟ 107

سوال29: آپ نے کہا کہ اذانِ فجر کے دوران سحری کھانا پینا منع ہے۔ لیکن کچھ لوگ حدیث پیش کرتے ہیں 108

[آخری گزارش] 112
ہماری اردو کتابیں: 113

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تا کہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تا کہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی أَشْرَفِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، أَمَّا بَعْدُ

زیرِ نظر کتاب میں رمضان المبارک کے روزوں کے حوالے سے "علماء اہلسنت و فقہاء کی کتب سے" چند مسائل سوالاً جواباً پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کیونکہ بات اگر سوالاً جواباً ہو تو بندہ عموماً جلدی سمجھ جاتا ہے۔ اس لئے کوشش کی ہے کہ مسائل کو سوال جواب کے طور پر رکھا جائے تاکہ عام عوام کو بھی سمجھنے میں آسانی ہو۔ اہلِ علم مسائل کو درست پائیں فقیر کے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمادیں۔ اور اگر کہیں غلطی پائیں تو مجھے ضرور آگاہ کریں تاکہ تصحیح کی جاسکے۔

محمد اویس رضا عطاری رضوی

روزے کی نیت کے بارے میں سوال وجواب

سوال 1: روزے کی نیت کی شرعی حیثیت کیا کیا ہے؟

جواب: روزے کیلئے نیت شرط ہے۔ لہٰذا ”بے نیت روزہ اگر کوئی اِسلامی بھائی یا اسلامی بہن صبحِ صادِق کے بعد سے لے کر غروبِ آفتاب تک بالکل نہ کھائے پیئے تب بھی اُس کا روزہ نہ ہوگا“ (ماخوذ از ردالمحتار ج۳ص۳۹۳)

رَمضان شریف کا روزہ ہو یا نفل یا نذر معین کا روزہ (یعنی اللہ تعالی کیلئے کسی مخصوص دِن کے روزے کی منت مانی ہو مَثَلاً خود سن سکے اتنی آواز سے یوں کہا ہو کہ ”مجھ پر اللہ تعالی کیلئے اِس سال رَبیعُ الاول شریف کی ہر پیر شریف کا روزہ ہے۔“ تَو یہ نذر معین ہے اور اِس منت کا پورا کرنا واجب ہوگیا۔) اِن تینوں قسم کے روزوں کے لئے غروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر ”نصف النہارِ شرعی“ (اِسے ضَحوَہ کُبریٰ بھی کہتے ہیں) سے پہلے پہلے تک جب بھی نیت کرلیں روزہ ہوجائے گا۔

(دُرِّ مُختار وردالمحتار ج۳ص۳۹۳)

سوال 2: نصف النہار شرعی (یعنی ضحوہ کُبریٰ) کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: جس دِن کا نصف النہار شرعی معلوم کرنا ہو اُس دِن کے صبحِ صادِق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کا وَقت شمار کرلیجئے اور اُس سارے وَقت کے دو حِصّے کرلیجئے

پہلا آدھا حصہ ختم ہوتے ہی ''نصف النہارِ شرعی'' کا وَقت شروع ہو گیا۔ مَثَلًا آج صبحِ صادِق ٹھیک پانچ بجے ہے اور غروبِ آفتاب ٹھیک چھ بجے۔ تو دونوں کے درمیان کا وَقت کل تیرہ گھنٹے ہوا، اِن کے دو حصے کریں تو دونوں میں کا ہر ایک حصہ ساڑھے چھ گھنٹے کا ہوا۔ اب صبحِ صادِق کے پانچ بجے کے بعد والے ابتدائی ساڑھے چھ گھنٹے ساتھ ملا لیجئے، تو اِس طرح دِن کے ساڑھے گیارہ بجے کے فوراً بعد ''نصف النہارِ شرعی'' کا وَقت شروع ہو گیا تو اب ان تین طرح کے روزوں کی نیت نہیں ہو سکتی۔

(ردالمحتار ج۳ص۳۹۳ ملخصا)

سوال 3: کیا رَمضان شریف کا روزہ، یا نفل یا نذر معین کا روزہ، ان تین قسم کے علاوہ جو روزے ہیں جیسے قضا یا کفارے کے روزے کیا ان کی نیت کے اوقات میں فرق ہے؟

جواب: بیان کردہ تین قسم کے روزوں (رَمضان شریف کا روزہ یا نفل یا نذر معین کا روزہ) کے علاوہ دیگر جتنی بھی اَقسامِ روزہ ہیں اُن سب کیلئے یہ لازِمی ہے کہ راتوں رات یعنی غروبِ آفتاب کے بعد سے لیکر صبحِ صادِق تک نیت کر لیجئے، اگر صبحِ صادِق ہو گئی تَو اب نیت نہیں ہو سکے گی۔ مَثَلًا قضائے روزہ رَمضان، کفارے کے روزے، قضائے روزۂ نفل (روزہ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے، اب بے عذرِ شرعی توڑنا گناہ ہے۔ اگر کسی طرح سے بھی ٹوٹ گیا خواہ عذر سے ہو یا بلا عذر، اِس کی قضا بہر حال واجب ہے) ''روزہ نذرِ غیر معین'' (یعنی اللہ تعالی کیلئے روزہ کی منت تَو مانی ہو

مگر دِن مخصوص نہ کیا ہو اِس منت کا بھی پورا کرنا واجب ہے اور اللہ تعالی کیلئے مانی ہوئی ہر شرعی منت کا پورا کرنا واجب ہے جب کہ زَبان سے اِس طرح کے اَلفاظ اتنی آواز سے کہے ہوں کہ خود سن سکے، مثلاً اِس طرح کہا: ''مجھ پر اللہ تعالی کیلئے ایک روزہ ہے'' اب چونکہ اِس میں دِن مخصوص نہیں کیا کہ کون سا روزہ رکھوں گا لہٰذا زِندگی میں جب بھی منت کی نیت سے روزہ رکھ لیں گے منت ادا ہو جائے گی۔ منت کیلئے زَبان سے کہنا شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے کہیں کہ خود سن لیں، منت کے اَلفاظ اتنی آواز سے ادا تو کئے کہ خود سن لیتا مگر بہرا پن یا کسی قسم کے شور وغل وغیرہ کی وجہ سے سن نہ پایا جب بھی منت ہو گئی اِس کا پورا کرنا واجب ہے) وغیرہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیت رات میں ہی کر لینی ضروری ہے۔ (ایضًا)

سوال4: ادائے روزۂ رَمضان اور نذرِ معین (یعنی مقرر کردہ منت) اور نفل کے روزوں کیلئے نیت کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: ادائے روزۂ رَمضان اور نذر معین (یعنی مقرر کردہ منت) اور نفل کے روزوں کیلئے نیت کا وَقت غروبِ آفتاب کے بعد سے ضَحوَہ کُبریٰ یعنی نصف النہارِ شرعی سے پہلے پہلے تک ہے اِس پورے وَقت کے دَوران آپ جب بھی نیت کر لیں گے یہ روزے ہو جائیں گے۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالمحتار ج۳ص۳۹۳)

سوال 5: نیت کی تعریف کیا ہے اور کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شرط نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مستحب ہے اگر رات میں روزۂ رَمضان کی نیت کریں تو یوں کہیں:

نَوَیتُ اَنْ اَصُوْ مَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَان۔

ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کل اِس رَمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

اگر دن میں نیت کریں تو یوں کہیں:

نَوَیتُ اَنْ اَصُوْ مَ ھٰذاالْیوم لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرضِ رَمَضَان۔

ترجمہ: میں نے نیت کی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے آج اِس رَمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔ (جَوْہَرہ ج۱ص۱۷۵)

عربی میں نیت کے کلمات ادا کرنے اُسی وَقت نیت شمار کئے جائیں گے جبکہ اُن کے معنٰی بھی آتے ہوں، اور یہ بھی یاد رہے کہ زَبان سے نیت کرنا خواہ کسی بھی زَبان میں ہو اُسی وَقت کارآمد ہو گا جبکہ اُس وقت دِل میں بھی نیت موجود ہو۔ (اَیضًا)

سوال 6: کیا اپنی مادری زبان یعنی پنجابی، سندھی، بلوچی، پشتو وغیرہ میں نیت کی جا سکتی ہے؟

جواب: نیت اپنی مادَری زَبان میں بھی کی جا سکتی ہے، عربی میں کریں خواہ کسی اور

زَبان میں ، نیت کرتے وَقت دِل میں اِرادہ موجود ہونا شرط ہے، وَرنہ بے خیالی میں صِرف زَبان سے رَٹے رَٹائے جملے ادا کرلینے سے نیت نہ ہوگی۔ ہاں زَبان سے رَٹی ہوئی نیت کہہ لی مگر بعد میں نیت کیلئے مقررہ وَقت کے اندر دِل میں بھی نیت کرلی تو اب نیت صحیح ہے۔ (رَدُّالمحتار ج۳ص۳۳۲)

سوال 7: اگر دن میں روزہ کی نیت کریں تو اسکے لئے کیا ضروری ہے؟

جواب: اگر دِن میں نیت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نیت کریں کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نیت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔ (جَوْہَرہ ج۱ص۱۷۵ و رَدُّالمحتار ج۳ص۳۹۴)

اور دِن میں وہ نیت کام کی ہے کہ صبح صادِق سے نیت کرتے وَقت تک روزے کے خلاف کوئی امر (یعنی معاملہ) نہ پایا گیا ہو۔ البتہ صبح صادِق کے بعد بھول کر کھاپی لیا یا جماع کرلیا تب بھی نیت صحیح ہوجائے گی۔ (مُلَخَّص از رَدُّالمحتارج۳ص۳۶۷)

سوال 8: اگر کسی نے یوں نیت کی کہ کل کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں، اور اگر نہ ہوئی تو روزہ ہے، کیا اس طرح نیت کرنا درست ہے؟

جواب: اگر کسی نے اگر یوں نیت کی کہ ”کل کہیں دعوت ہوئی تَو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے“۔ یہ نیت صحیح نہیں، آپ روزہ دار نہ ہوئے۔

(عَالمگیری ج۱ص۱۹۵)

سوال 9: ماہ رمضان کے دن میں نہ روزے کی نیت کی، نہ یہ نیت کی کہ روزہ نہیں، تو کیا روزہ ہو گا؟

جواب: ماہِ رَمضان کے دِن میں نہ روزے کی نیت کی نہ یہ کہ "روزہ نہیں" اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینا ہے تو روزہ نہ ہو گا۔ (عالمگیری ج۱ص۱۹۵)

سوال 10: کیا روزے کی نیت کرنے کے بعد کچھ کھانے پینے سے نیت ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: غروبِ آفتاب کے بعد سے لے کر رات کے کسی وَقت میں بھی نیت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیت نہ ٹوٹی، وہ پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں۔ (جَوْہَرہ ج۱ ص۱۷۵)

سوال 11: اگر رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد راتوں رات ہی پکا ارادہ کر لیا کہ روزہ نہیں رکھوں گا، اور پھر سارا دن بھوکا پیاسا بھی رہا، تو روزہ ہو گا یا نہیں؟

جواب: کسی نے اگر رات میں روزے کی نیت تو کی مگر پھر راتوں رات پکا اِرادہ کر لیا کہ "روزہ نہیں رکھوں گا" تو اب وہ اسکی، کی ہوئی نیت جاتی رہی۔ اگر نئی نیت نہ کی اور دِن بھر روزہ داروں کی طرح بھوکے پیاسے رہے تو روزہ نہ ہوا۔

(دُرِّمُختار ج۳ص۳۹۸)

سوال 12: اگر دورانِ نماز بات چیت کی دل میں نیت کی مگر بات کی نہیں، یا روزے کے دوران صرف روزہ توڑنے کی نیت کی تو کیا نماز اور روزہ فاسد ہو جائیں گے؟

جواب: دَورانِ نماز کلام (بات چیت) کی نیت توکی مگر بات نہیں کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔اِسی طرح روزے کے دَوران توڑنے کی صرف نیت کر لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی کوئی چیز نہ کرے۔(جوْہَرہ ج۱ ص ۱۷۵)

سوال 13: کیا سحری کھانا بھی نیت میں شمار ہو گا؟

جواب: سحری کھانا بھی نیت ہی ہے خواہ ماہِ رَمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔(اَیضًا ص۱۷۶)

سوال 14: کیا ہر روز روزے کیلئے نئی نیت ضروری ہے یا ایک ساتھ سارے رمضان کے روزوں کی بھی نیت ہو سکتی ہے؟

جواب: رَمَضانُ الْمبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نیت ضروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمضان کے روزے کینیت کر بھی لی تو یہ نیت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔(اَیضًا)

سوال 15: ادائے رَمضان اور نذرِ معین اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلًا قضائے رَمضان اور نذر غیر معین اور نفل کی قضا اور نذر معین کی قضا اور کفارے کا روزہ اور تَمَتُّع کا روزہ اِن سب میں کس وقت نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ادائے رَمضان اور نذرِ معین اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلًا قضائے

رَمضان اور نذر غیر معین اور نفل کی قضا اور نذر معین کی قضا اور کفارے کا روزہ اور تَمَتُّع کا روزہ اِن سب میں عین صبح چمکتے (یعنی ٹھیک صبح صادق کے) وَقت یا رات میں نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اُسی مخصوص روزے کی نیت کریں۔ اگر اِن روزوں کی نیت دِن میں (یعنی صبحِ صادِق سے لیکر ضَحوہ کُبریٰ سے پہلے پہلے) کی تو نفل ہوئے پھر بھی اِن کا پورا کرنا ضروری ہے، توڑیں گے تو قضا واجب ہوگی، اگر چہ یہ بات آپ کے علم میں ہو کہ میں جو روزہ رکھنا چاہتا تھا یہ وہ روزہ نہیں ہے بلکہ نفل ہی ہے۔ (دُرِّ مُختَار ج۳ص ۳۹۳)

سوال 16: کسی نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذِمے روزے کی قضا ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا۔ اور روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذِمے روزے کی قضا ہے، اب رکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا۔ اگر فوراً توڑ دیا تو کوئی حرج نہیں، البتہ بہتر یہی ہے کہ پورا کرلے۔ اگر معلوم ہونے کے فوراً بعد نہ توڑا تو اب لازِم ہو گیا اسے نہیں توڑ سکتے اگر توڑیں گے تو قضا واجب ہے۔ (ردالمحتار ج۳ص۳۹۹)

سوال 17: کیا روزے کی نیت تبدیل کر سکتے ہیں؟

جواب: رات میں آپ نے قَضا روزے کی نِیَّت کی، اگر اب صبح شروع ہو جانے کے بعد اِسے نَفْل کرنا چاہتے ہیں تو نہیں کر سکتے۔ (ایضًا ص۳۹۸) ہاں راتوں رات نیت

تبدیل کی جاسکتی تھی۔

سوال 18: کیا دورانِ نماز، روزے کی نیت ہوسکتی ہے؟

جواب: دَورانِ نماز بھی اگر روزے کی نیت کی تو یہ نیت صحیح ہے۔

(دُرِّمُختَار و ردالمحتار ج۳ص۳۹۸)

سوال 19: کئی روزے قضا ہوں تو نیت کیا ہونی چاہیئے؟

جواب: کئی روزے قضا ہوں تو نیت میں یہ ہونا چاہیے کہ اُس رَمضان کے پہلے روزے کی قضا، دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اِس سال کے قضا ہوگئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نیت ہونی چاہیئے کہ اِس رَمضان کی قضا اور اُس رَمضان کی قضا اور اگر دِن اور سال کو معین نہ کیا، جب بھی ہوجائیں گے۔ (عالَمگیری ج۱ص۱۹۶)

سوال 20: رمضان کا روزہ رکھ کر جان بوجھ کر توڑ ڈالا تو کیا حکم ہے؟

جواب: مَعَاذَ اللہ تعالی آپ نے رَمضان کا روزہ رکھ لینے کے بعد قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) توڑ ڈالا تھا تو آپ پر اِس روزے کی قضا بھی ہے اور (اگر کفارے کی شرائط پائی گئیں تو) ساٹھ روزے کفارے کے بھی۔ اب آپ نے اِکسٹھ روزے رکھ لئے قضا کا دِن معین نہ کیا تو اِس میں قضا اور کفَّارہ دونوں ادا ہوگئے۔ (ایضًا) (یعنی معین Fix)

روزہ نہ رکھنے کی مجبوریوں کے بارے میں سوال وجواب

سوال 1: کن کن صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب: ”بہارِ شریعت جلداوّل صفحہ 1002“ پر ”دُرِّ مختار“ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

سفر و حمل اور بچے کو دُودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوفِ ہلاکت و اِکراہ (یعنی اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ فاسِد کر دینا یا ترک کرنا گناہ نہیں ۔ ”اِکراہ سے مراد یہی ہے“) ونقصانِ عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں اِن وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گُناہ گار نہیں ۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۴۶۲)

خیال رہے کہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضا رکھنا فرض ہے، البتّہ قضا کا گناہ نہیں ہو گا۔

سوال 2: کیا دورانِ سفر روزہ چھوڑا جا سکتا ہے؟ شرعی سفر کی تعریف کیا ہے؟ اور بندہ شرعی مسافر کب بنتا ہے؟

جواب: دَورانِ سفر بھی روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ سفر کی مقدار بھی ذِہن نشین

کر لیجئے۔ سَیِّدی و مرشدی امامِ اَہلِ سنت، اعلٰی حضرت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تحقیق کے مطابق شرعًا سفر کی مقدار ساڑھے ستاون میل (یعنی تقریبًا 92 کلو میٹر) ہے جو کوئی اِتنی مقدار کا فاصِلہ طے کرنے کی غرض سے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل آیا، وہ اب شرعًا مسافر ہے، اُسے روزہ قضا کر کے رکھنے کی اِجازت ہے اور نَماز میں بھی وہ قصر کرے گا۔ مسافر اگر روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے مگر چار رَکعت والی فرض نمازوں میں اُسے قصر کرنا واجب ہے، نہیں کرے گا تو گناہ گار ہو گا۔ اور قصدًا چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکْعَتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے (اور نماز کا اِعادہ بھی واجب ہے) اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۳ مُلَخَّصًا) "اور جہالتًا (یعنی علم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نَماز کا پھیرنا بھی واجب ہے" (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۲۷۰ مُلَخَّصًا) یعنی معلومات نہ ہونے کی بِنا پر بھی آج تک جتنی نمازیں سفر میں پوری پڑھی ہیں ان کا حساب لگا کر چار رکعتی فرض کی جگہ قصر کی نیّت سے دو دو فرض لوٹانے ہوں گے۔ ہاں مسافر کو مقیم امام کے پیچھے فرض چار پورے پڑھنے ہوتے ہیں، سنتیں اور وتر لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ قصر صرف ظہر، عصر اور عشا کی فرض رَکعتوں میں کرنا ہے۔ یعنی اِن میں چار رَکعت فرض کی جگہ دو رَکعت ادا کی جائیں گی، باقی سُنتوں

اور وِتر کی رَکعتیں پوری ادا کی جائیں گی، دُوسرے شہر یا گاؤں وغیرہ میں پہنچنے کے بعد جب تک پندرہ دِن سے کم مُدَّت تک قِیام کی نیت تھی مسافر ہی کہلائے گا اور مسافر کے اَحکام رہیں گے اور اگر مسافر نے وہاں پہنچ کر پندرہ دِن یا اُس سے زِیادہ قیام کی نیت کرلی تو اب مسافر کے اَحکام ختم ہو جائیں گے اور وہ مقیم کہلائے گا۔ اب اسے روزہ بھی رکھنا ہو گا اور نَماز بھی قصر نہیں کرے گا۔ سفر کے متعلق ضروری اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کیلئے بہارِ شریعت حصہ چہارم کے باب "مسافِر کا بیان" یا مکتبۃ المدینہ کے رسالے "مسافر کی نماز" کا مُطالعہ فرمائیں۔

سوال 3: کیا شرعی عذر ختم ہونے کے بعد قضا روزہ رکھنا ہو گا؟

جواب: شرعی مجبوری ختم ہو جانے کی صورت میں ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھنا ہو گا۔

سوال 4: شرعی مسافر روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

جواب: مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔ (ردالمحتار ج۳ ص۴۶۲)

اگر خود اُس مسافر کو اور اُس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر (یعنی نقصان) نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے اور اگر دونوں یا اُن میں سے کسی ایک کو نقصان ہو رہا ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۴۶۵)

سوال 5: اگر مسافر ضحوہ کُبریٰ سے پہلے مقیم ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب : مسافر نے ضحوۂ کبریٰ (یعنی نصف النہار شرعی) سے پیشتر اِقامت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزے کی نیت کرلینا واجب ہے۔ (جوہرہ ج ا ص ۱۸۶)

سوال 6: اگر دن میں سفر شروع کیا تو مسافر اس دن کا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

جواب: دِن میں اگر سفر کیا تو اُس دِن کا روزہ چھوڑ دینے کیلئے آج کا سفر عذر نہیں۔ البتہ اگر دَورانِ سفر توڑ دیں گے تو کفارہ لازِم نہ آئے گا مگر گناہ ضرور ہوگا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۶) اور روزہ قضا کرنا فرض رہے گا۔

سوال 7: اگر سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو (اگر کفارے کے شرائط پائے گئے تو قضا کے ساتھ ساتھ) کفارہ بھی لازِم آئے گا۔ (اَیضاً)

سوال 8: اگر دن میں سفر شروع کیا اور دورانِ سفر گھر پر بھولی ہوئی چیز واپس لینے آیا اور گھر آکر روزہ توڑ ڈالا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دن میں سفر شروع کیا (اور دَورانِ سفر روزہ توڑا نہ تھا) اور مکان پر کوئی چیز بھول گئے تھے اسے لینے واپس آئے اور اب اگر آکر روزہ توڑ ڈالا تو (شرائط پائے جانے کی صورت میں) کفارہ بھی واجب ہے۔ اگر دَورانِ سفر ہی توڑ دیا ہوتا تو صرف قضا رکھنا فرض ہوتا جیسا کہ نمبر 4 میں گزرا۔

(عالمگیری ج ا ص ۲۰۷

سوال 9: اگر کسی نے مجبور کیا تو کیا روزہ توڑ سکتے ہیں؟

جواب: کسی کو روزہ توڑ ڈالنے پر مجبور کیا گیا تو روزہ تو توڑ سکتا ہے مگر صبر کیا تو اَجر ملے گا۔ (ردالمحتار ج۳ ص ۴۶۲)

سوال 10: مجبوری کی تعریف کیا ہے کہ جسکے پیشِ نظر روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟

جواب: اگر کوئی جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ ڈالنے یا سخت مار مارنے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال اگر روزہ دار جانتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا تو ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی اجازت ہے۔ (فیضانِ رمضان ص 143)

سوال 11: اگر روزہ دار کو سانپ نے ڈس لیا تو کیا توڑ سکتا ہے؟

جواب: سانپ نے ڈَس لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔ (اَیضًا)

سوال 12: جن لوگوں نے مذکورہ مجبوریوں کے تحت روزہ توڑا کیا وہ قضا روزہ رکھیں گے؟

جواب: جن لوگوں نے اِن مجبوریوں کے سبب روزہ توڑا اُن پر فرض ہے کہ اُن روزوں کی قضا رکھیں اور اِن قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں، لہٰذا اگر اُن روزوں کی قضا کرنے سے قبل نفل روزے رکھے تو یہ نفل روزے ہوگئے، مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد آیندہ رَمَضانُ المُبارَک کے آنے سے پہلے پہلے قضا رکھ لیں۔ حدیثِ

پاک میں فرمایا: ''جس پر گزشتہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے، اُس کے اِس رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے قبول نہ ہوں گے۔'' (مسند امام احمد ج۳ص۲۶۶ حدیث ۸۶۲۹) اگر وَقت گزر تا گیا اور قضا روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دُوسرا رَمضان شریف آگیا تو اب قضا روزے رکھنے کے بجائے پہلے اِسی رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے رکھ لیجئے، قضا بعد میں رکھ لیجئے۔ بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قضا کی نیت کی جب بھی قضا نہیں بلکہ اِسی رَمضان شریف کے روزے ہیں۔

(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۶۵)

سوال 13: وہ کونسی بھوک ہے کہ جس کی صورت میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟

جواب: ایسی بھوک اور پیاس ہو کہ ہلاک (یعنی جان چلی جانے) کا خوفِ صحیح ہو یا نقصان عقل کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ (دُرِّمُختار، ردُّ الْمُحتار ج۳ص۴۶۲)

سوال 14: فاسق یا غیر مسلم ڈاکٹر روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے تو؟

جواب: فقہاءِ کرام نے روزہ نہ رکھنے کیلئے جو رُخصتیں بیان کی ہیں ان میں یہ بھی داخل ہے کہ مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمانِ غالب ہو تو اِجازت ہے کہ اُس دِن روزہ نہ رکھے۔ اس گمانِ غالب کے حصول (یعنی حاصل کرنے) کی تیسری صورت کسی مسلمان، حاذِق طبیب مستور یعنی غیر فاسِق ماہر ڈاکٹر کی خبر بھی ہے لیکن فی زمانہ ایسے طبیب (ڈاکٹر) کا ملنا بہت ہی مشکل

ہے تو اب ضرورتِ زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے اس بات کی اجازت ہے کہ اگر کوئی قابلِ اعتماد فاسق یا غیر مسلم طبیب (ڈاکٹر) بھی روزہ رکھنے کو صحت کیلئے نقصان دِہ قرار دے اور روزہ ترک کرنے کا کہے اور مریض بھی اپنی طرف سے ظن و تحری (یعنی اچھی طرح غور) کرے جس سے اُسے روزہ توڑنا یا نہ رکھنا ہی سمجھ آئے تو اب اگر اس نے اپنے ظنِّ غالِب (یعنی مضبوط سوچ) پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑا یا روزہ نہ رکھا تو اسے گناہ نہیں ہوگا اور روزہ توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی اس پر لازِم نہ ہوگا مگر قضا بہر صورت ضرور فرض ہوگی اور تحری (یعنی غور کرنے) میں یہ بھی ضروری ہے کہ مریض کا دل اِس بات پر جمے کہ یہ طبیب (یعنی ڈاکٹر) خواہ مخواہ روزہ توڑنے کا نہیں کہہ رہا اور اس میں بھی زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ ایک سے زائد ڈاکٹرز سے رائے لے۔

روزہ اور حیض و نفاس

سوال 15: حیض و و نفاس کی حالت میں روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔ حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (بہار شریعت ج۱ص ۳۸۲) حیض یا نفاس کی حالت میں نماز، روزہ حرام ہے

اور ایسی حالت میں نَماز و روزہ صحیح ہوتے ہی نہیں۔ نیز تلاوت قراٰنِ پاک یا قراٰنِ پاک کی آیاتِ مقدَّسہ یا اُن کا ترجمہ چھونا یہ سب بھی حرام ہے۔ (ایضًا ص ۳۸۰،۹/۷۳۹)

سوال 16: حیض و نفاس والی عورت کو جب روزہ معاف ہے تو کیا وہ کسی کے سامنے کھا پی بھی سکتی ہے؟

جواب: حیض یا نفاس والی کے لئے اِختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضَروری نہیں۔ (جوہرہ ج۱ ص۱۸۶)

مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصًا حیض والی کے لئے۔ (بہار شریعت ج۱ ص۱۰۰۴)

سوال 17: حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو کس صورت میں روزہ معاف ہے؟

جواب: حمل والی یا دُودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچے کی جان جانے کا صحیح اَندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اِس وقت روزہ نہ رکھے، خواہ دُودھ پلانے والی بچے کی ماں ہو یا دائی، اگرچہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دُودھ پلانے کی نوکری اِختیار کی ہو۔

(دُرِّمُختار، ردُّ الْمُحتار ج۳ ص۴۶۳)

عمر رسیدہ بُزُرگ کے روزے

سوال 18: شیخِ فانی کسے کہتے ہیں؟ اور اسکے لئے روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب 18: ''شیخِ فانی'' یعنی وہ معمر بزرگ جن کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب وہ روز بروز

کمزور ہی ہوتے جائیں گے، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز(یعنی مجبور و بے بس) ہوجائیں یعنی نہ اب رکھ سکتے ہیں نہ آیِندہ روزے کی طاقت آنے کی اُمید ہے اُنہیں اب روزہ نہ رکھنے کی اِجازت ہے، لِہٰذا ہر روزے کے بدلے میں "فدیہ" یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اُس پر واجب ہے یا ہر روزے کے بدلے ایک صَدَقۂ فِطر کی مقدار مسکین کو دے دیں۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۴۷۱)

(صدقۂ فطر کی ایک مقدار 2 کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُن گیہوں کی رقم ہے)

سوال 20: اگر کوئی بزرگ گرمیوں میں تو روزے نہیں رکھ سکتا مگر سردیوں میں رکھ سکتا ہے تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزے نہیں رکھ سکتا تو نہ رکھے مگر اِس کے بدلے سردیوں میں رکھنا فرض ہے۔ (ردُّالمُحتار ج۳ص۴۷۲)

سوال 21: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو دیا ہوا فدیہ صَدَقۂ نفل ہوگیا۔ اُن روزوں کی قضا رکھیں۔ (عالمگیری ج۱ص۲۰۷)

سوال 22: شیخِ فانی کے روزے کا فدیہ کب دیا جائے؟

جواب: یہ اِختیار ہے کہ شروعِ رَمضان ہی میں پورے رَمضان (کے تمام روزوں

)کا ایک دَم فدیہ دے دیں یا آخِر میں (سب اِکٹّھے دے)

(دُرِّ مُختار ج۳ص ۴۷۲)

سوال 23: کیا تیس روزوں کا فدیہ تیس مساکین کو ہی دینا ضروری ہے ؟

جواب: فدیہ دینے میں یہ ضروری نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اُتنے ہی مَساکین کو الگ الگ دیں، بلکہ ایک ہی مسکین کو کئی دِن کے (ایک ساتھ) بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (اَیضاً)

روزہ توڑنے والی چیزوں کے بارے میں سوال و جواب

سوال 1: روزہ دار نے جان بوجھ کر کھایا پیایا جماع کیا تو کیا حکم ہے ؟

جواب: کھانے، پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۹۸۵)

سوال 2: کیا حقہ یا سگرٹ وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب: حقہ، سگار، سگریٹ، چرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے، اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دُھواں نہ پہنچتا ہو۔ (ایضًا ص ۹۸۶)

سوال 3: کیا پان یا تمبا کو کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب: پان یا صرف تمبا کو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگرچِہ بار بار اس کی

پیک تھوکتے رہیں، کیوں کہ حلق میں اُس کے باریک اَجزا ضرور پہنچتے ہیں۔ (اَیضًا)

سوال4: روزہ دار نے منہ میں شکر رکھی اور گھل کر حلق میں چلی گئ تو روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں مُنہ میں رکھی اور تھوک نگل گئے، روزہ جاتا رہا۔ (اَیضًا)

سوال5: روزہ دار کے دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز نکلی اور اور نگل لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: دانتوں کے دَرمیان کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ تھی اُسے کھا گئے یا کم ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص ۴۵۲)

سوال6: روزہ دار کے دانتوں سے خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اُس کا مزا حلق میں محسوس ہوا تو روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزا بھی حلق میں محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ گیا۔ (ایضًا ص ۴۲۲)

سوال7: روزہ یاد ہونے کی صورت میں نیچے کے مقام سے دوا چڑھائی یا ناک کے ذریعے کوئی دوا چڑھائی تو کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ یاد رہنے کے باوجود حُقنَہ (یعنی دوا کی بتی یا پچکاری جسکو پیچھے کے مقام سے) لیا۔ یا ناک کے نتھنوں سے دوا چڑھائی روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۴)

سوال 8: کلی کرتے ہوئے پانی حلق میں اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھانے سے دماغ تک چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کلی کررہے تھے بلا قصد (یعنی بغیر ارادے کے) پانی حلق سے اُتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر جبکہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگرچہ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ہو۔ یوں ہی روزے دار کی طرف کسی نے کوئی چیز پھینکی وہ اُس کے حلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۲)

سوال 9: روزہ دار نے نیند کی حالت میں کچھ کھا پی لیا یا کھلے آسمان تلے منہ کھولے سو رہا تھا، بارش ہوئی اور قطرات حلق میں اتر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: سوتے میں (یعنی نیند کی حالت میں) پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا، یا مُنہ کھلا تھا، پانی کا قطرہ یا بارِش کا اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(بہارِ شریعت ج ا ص ۹۸۶، جوہرہ ج ا ص ۱۷۸)

سوال 10: کسی کا تھوک نگل لیا، یا اپنا ہی منہ سے باہر نکال کر نگل لیا تو حکم ہے؟

جواب: دُوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ میں لے کر نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۳)

سوال 11: کیا منہ کے اندر کا تھوک یا بلغم نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جب تک تھوک یا بلغم منہ کے اندر موجود ہو اُسے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا، بار بار تھوکتے رہنا ضروری نہیں۔

سوال 12: منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا اور پھر نگل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: منہ میں رنگین ڈَوراوغیرہ رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل لیا روزہ جاتا رہا۔ (اَیضًا)

سوال 13: کیا آنسو یا پسینہ نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا، اگر قَطرہ دو قَطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اُس کی نمکینی پورے مُنہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینے کا بھی یہی حکم ہے۔ (اَیضًا)

سوال 14: کسی روزہ دار مریض کا پاخانے کا مقام باہر نکل آئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: پاخانے کا مَقام باَہر نکل پڑا تو حکم ہے کہ کپڑے سے خوب پونچھ کر اُٹھے کہ تری بالکل باقی نہ رہے۔ اور اگر کچھ پانی اُس پر باقی تھا اور کھڑا ہو گیا کہ پانی اندر کو چلا گیا تو روزہ فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) گیا۔ اِسی وجہ سے فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ روزہ دار اِستنجا (یعنی پانی سے پاکی حاصل) کرنے میں سانس نہ لے۔

(بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۸،عالمگیری ج۱ص۲۰۴)

روزے میں قے یعنی اُلٹی (Vomiting) کا شرعی حکم

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: {۱}جس کو ماہِ رَمضان میں خود بخود قے آئی اس کا روزہ نہ ٹوٹا اور جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا (کنزُالعُمّال ج۸ص۲۳۰حدیث ۲۳۸۱۴)

"جس کو خود بخود قے آئی اس پر قضا نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ روزے کی قضا کرے۔" (تِرمذی ج۲ص۱۷۳حدیث۷۲۰){۲}

سوال 15: روزہ کی حالت میں خود بخود قے (الٹی) آگئ تو تو کیا حکم ہے؟

جواب: روزے میں خود بخود کتنی ہی قے (یعنی اُلٹی) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (دُرِّ مُختار ج۳ص۴۵۰)

سوال 16: اگر روزہ یاد ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قے (یعنی الٹی) کر دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر روزہ یاد ہونے کے باوُجود قصداً (یعنی جان بُوجھ کر) قے کی اور اگر وہ مُنہ بھر ہے (مُنہ بھر کی تعریف آگے آتی ہے) تَو اب روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(ایضاً ص۴۵۱)

سوال17:منہ بھر قے (الٹی) کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُنہ بھر قے کے مَعنٰی یہ ہیں : ''اُسے بلا تکلّف نہ روکا جاسکے۔''

(عالمگیری ج۱ص۱۱)

سوال18:جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنے سے کس صورت میں روزہ ٹوٹے گا؟

جواب: قَصداً(یعنی جان بوجھ کر) مُنہ بھر ہونے والی قے سے بھی اِس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صَفرا(یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے

(عالمگیری ج۱ص۲۰۴)

اگر(منہ بھر) قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا

(دُرِّ مُختار ج۳ص۴۵۲)

قصداً قے کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہ ٹوٹا (ایضاً ص۴۵۱)

مُنہ بھر سے کم قے ہوئی اور منہ ہی سے دوبارہ لوٹ گئی یا خود ہی لَوٹا دی، ان دونوں صورَتوں میں روزہ نہیں ٹوٹے گا (اَیضاً ص۴۵۰)

سوال19:اگر بلا اختیار منہ بھر قے ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مُنہ بھر قے بلا اِختیار ہوگئی تو روزہ تو نہ ٹوٹا البتہ اگر اِس میں سے ایک چنے کے برابر بھی واپس لوٹا دی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور ایک چنے سے کم ہو تو روزہ نہ ٹوٹا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص۴۵۰)

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سلطانِ دوجہان، شہنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ عالی شان ہے: "جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کھلایا اور پلایا۔" (مسلم ص ۵۸۲ حدیث ۱۱۵۵)

روزہ کی قضا کے بارے میں سوال و جواب

جن کاموں سے صرف قضا لازِم آتی ہے

سوال 1: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھا پی لیا یا جماع کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہوچکی تھی تو روزے اور قضا کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا، پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہوچکی تھی تو روزہ نہ ہوا، اِس روزے کی قضا کرنا ضروری ہے یعنی اِس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ (بہار شریعت ج۱ص ۹۸۹، ردالمحتار ج۳ص ۴۳۰)

سوال 2: کسی کے مجبور کرنے پر روزہ توڑ دیا تو قضا کا کیا حکم ہے؟

جواب: کھانے پر سخت مجبور کیا گیا یعنی اِکراہِ شرعی پایا گیا، اب چونکہ مجبوری ہے، لہٰذا خواہ اپنے ہاتھ سے ہی کھایا ہو صرف قضا لازِم ہے۔ (بہار شریعت ج۱ص ۹۸۹) اس مسئلے کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص قتل یا عضو کاٹ ڈالنے یا شدید مار

لگانے کی صحیح دھمکی دے کر کہے کہ روزہ توڑ ڈال !اگر روزہ دار یہ سمجھے کہ دھمکی دینے والا جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کر گزرے گا تو اب "اِکراہِ شرعی" پایا گیا اور ایسی صورت میں روزہ توڑ ڈالنے کی رخصت ہے مگر بعد میں اِس روزے کی قضا لازِمی ہے۔

سوال 3: بھول کر کھانے پینے جماع کرنے کے بعد یہ سوچ کر قصداً کچھ کھا لیا کہ روزہ تو ٹوٹ چکا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے اِنزال ہوا تھا(یعنی منی نکل گئی تھی) یا اِحتلام ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صورَتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا، اب قصداً(یعنی جان بوجھ کر) کھا لیا تو صرف قضا فرض ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۴۳۱)

سوال 4: روزہ کی صورت میں ناک میں دوا چڑھائی تو اسکی قضا کا کیا حکم؟

جواب: روزے کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا لازِم ہے۔ (اَیضاً ص ۴۳۲)

سوال 5: پتھر، کنکری، مٹی، رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ کھا کر روزہ توڑنے پر قضا کا کیا حکم ہے؟

جواب: پتھر، کنکری، مٹی، رُوئی، گھاس، کاغذ وغیرہ ایسی چیز کھائی جن سے لوگ گھن کرتے ہوں، اِن سے روزہ تو ٹوٹ گیا مگر صرف قضا کرنا ہو گا۔

(دُرِّ مُختار ج۳ص ۴۳۳ ملخصا)

سوال6: بارش یا اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ کی قضا ہوگی؟

جواب: بارِش کا پانی یا اولا حلْق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔
(اَیضًا ص ۴۳۴ ملخصا)

سوال7: بہت سارا پسینہ یا آنسو نگل گیا تو قضا کا کیا حکم ہے؟

جواب: بہت سارا پسینہ یا آنسو نِگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا کرنا ہوگا۔

(بہار شریعت ج ا ص ۹۸۹)

سوال8: اگر رات کے گمان میں سحری کھاتے رہے بعد میں پتہ چلا کہ وقت ختم ہو چکا ہے تو قضا کے کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: گمان کیا کہ ابھی تو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سحری کا وَقْت ختم ہو چکا تھا۔ اِس صورت میں بھی روزہ گیا اور قضا کرنا ہوگا۔

(دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۳۶)

سوال9: غروبِ آفتاب کے گمان میں غروب سے پہلے ہی افطاری کر لی تو قضا کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ گمان کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے، کھا پی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کریں۔

(دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۳۶، بہار شریعت ج ا ص ۹۸۹)

سوال10: اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی کسی نے اذان دے دی یا روزہ کھلنے کا سائرن بجادیایاافطاری کااعلان کر دیااور لوگوں نے روزہ افطار کر لیاتوکیاحکم ہے؟

جواب: اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی سائرن کی آواز گونج اُٹھی یا اذانِ مغرب شروع ہوگئی اور روزہ اِفطار کر لیااور بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یااَذان وَقت سے پہلے ہی شروع ہوگئے تھے، روزہ ٹوٹ گیا قضا کرنا ہوگا۔ (رَدُّالمُحتَار ج۳ص۴۳۹ماخوذاً)

آج کل بے پروائی کادَور دَورا ہے، ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔سائرن ،ریڈیو ،ٹی وی کے اِعلان بلکہ مسجِد کی اذان پر بھی اکتِفا کرنے کے بجائے خود سحری واِفطار کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات رکھے۔

سوال 11:روزہ یاد ہونے کی صورت میں وضو کے دوران ناک میں پانی ڈالا دماغ تک چلا گیایاحلق سے نیچے اتر گیاتوکیاحکم ہے؟

جواب: وضو کررہا تھا پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حلق کے نیچے اُتر گیا،روزہ دار ہونایاد تھاتوروزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔ہاں اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھاتوروزہ نہ گیا۔ (عالمگیری ج۱ص۲۰۲)

کفارے کے احکام

رَمضانُ المُبارَک کا روزہ رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر توڑ دینے سے بعض صورتوں میں صرف قضا لازِم آتی ہے اور بعض صورتوں میں قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی واجب ہوجاتا ہے۔

سوال 12: روزے کے کفارے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: روزہ توڑنے کا کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہوتو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے مثلاً اِس کے پاس نہ لونڈی، غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سکے، یا مال تو ہے مگر غلام میسر نہیں، جیسا کہ آج کل لونڈی غلام نہیں ملتے تو اب پے دَرپے ساٹھ روزے رکھے۔ (یاد رہے! اگر سن ہجری کے مہینے کی یکم (پہلی) سے شروع کریں تو دوماہ پورے روزے رکھئے، ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے انتیس انتیس کے ہوں تو 58 روزوں سے کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر یکم کے بعد کسی دن سے روزے شروع کریں تو اب پے دَرپے 60 روزے رکھنے ہوں گے) یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وَقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت بھی اُسی کو کھلائے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مساکین کو ایک ایک صدقۂ فطر (مثلاً 2 کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا اُس کی رقم) کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو اکٹھے ساٹھ

صدقۂ فطر نہیں دے سکتے، ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ دن تک روزانہ ایک ایک صدقۂ فطر دیں۔ رَوزوں کی صورَت میں (دَورانِ کفارہ) اگر درمیان میں ایک دِن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے پہلے کے روزے شاملِ حساب نہ ہوں گے اگرچہ اُنسٹھ (59) رکھ چکا تھا، چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی عذر کے سبب چھوٹا ہو۔ (بہار شریعت ج ا ص ۹۹۴ مُلَخصاً)

سوال 13: عورت کفارے کے روزے رکھ رہی تھی درمیان میں حیض آگیا تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت نے رَمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفّارے میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آگیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں اُن کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں اگر اس حیض کے بعد ''آئسہ'' ہوگئی یعنی اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا، تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اِثنائے کفّارہ میں (یعنی کفارہ کے روزے رکھنے کے دوران) عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۱۴)

سوال 14: عورت آئسہ کتنی عمر میں ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو ''سِنِ اَیاس'' کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۷۲)

کفارہ واجب ہونے کی ایک صورت

جو کوئی رات سے ہی رَمضان کے ادا روزے کی نیت کر چکا ہو اور پھر صبح یا دِن میں کسی بھی وَقت بلکہ اگر اِفطار سے ایک لمحہ بھی قبل کسی صحیح مجبوری کے بغیر کسی ایسی چیز جس سے طبیعت اِنسانی نفرت نہ کرتی ہو (مَثَلًا کھانا، پانی، چائے، پھل، بسکٹ، شربت، شہد، مٹھائی وغیرہ وغیرہ) سے عمداً (یعنی جان بوجھ کر) روزہ توڑ ڈالے تو اب رَمضان شریف کے بعد اِس روزے کی قضا کی نیت سے ایک روزہ رکھنا ہو گا اور اُس کا کفارہ بھی دینا ہو گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کسی نے بلا عذر شرعی رَمَضانُ الْمبارَک کا ادا روزہ جس کی نیت رات سے کی تھی بالقصد (یعنی جان بوجھ کر) کسی غذا یا دوا یا نفع رَساں شے (یعنی نفع پہنچانے والی چیز) سے توڑ ڈالا اور شام تک (یعنی اِفطار سے پہلے) کوئی ایسا عارِضہ لاحق نہ ہوا جس کے باعث شرعًا آج روزہ رکھنا ضرور نہ ہوتا (مَثَلًا عورت کو اُسی دن میں حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اُسی دن میں ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے) تو اس جرم کے جُرمانے میں ساٹھ روزے پے در پے رکھنے ہوتے ہیں۔ ویسے جو روزہ نہ رکھا ہو اس کی قضا صِرف ایک روزہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱۰ ص ۵۱۹)

سوال 15: اگر کوئی بغیر کسی مجبوری کے روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: رَمضانُ المُبارَک میں کسی عاقل بالغ مقیم (یعنی جو شرعی مسافر نہ ہو) نے اداۓ روزۂ رَمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور بغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بوجھ کر جماع کیا یا کروایا، یا کوئی بھی چیز لذت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا اور کفارہ دونوں لازِم ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۹۹۱)

سوال 16: جس صورت میں روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے کیا اسکے لئے کوئی شرط بھی ضروری ہے؟

جواب: جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازِم آتا ہے، اُس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رَمضانُ المُبارَک کی نیت کی ہو، اگر دِن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازِم نہیں صرف قضا کافی ہے۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۱۸۰)

سوال 17: قے آئی یا بھول کر کھا پی لیا یا جماع کر لیا یا احتلام ہو گیا ان صورتوں میں معلوم تھا کہ روزہ نہیں ٹوٹا مگر پھر بھی کھا پی لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قے آئی یا بھول کر کھایا یا جماع کیا اور اِن سب صورَتوں میں اِسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر بھی کھا لیا تو کفّارہ لازِم نہیں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۴۳۱)

اور اگر اِحتلام ہوا اور اسے معلوم بھی تھا کہ روزہ نہ گیا اِس کے باوجود کھا لیا تو کفّارہ لازِم ہے۔ (اَیضًا)

سوال 18: اپنا تھوک ہاتھ پر ڈال کر چاٹ لیا یا کسی دوسرے کا تھوک یا پھر محبوب کا تھوک نگل لیا تو کفارے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اپنا لعاب (یعنی تھوک) تھوک کر چاٹ لیا یا دُوسرے کا تھوک نگل لیا تو کَفّارہ نہیں مگر محبوب (یعنی پیارے) کا لذت یا معظم دینی (یعنی بزرگ) کا تَبَرُّک کے طور پر تھوک نگل لیا تو کفارہ لازِم ہے۔ (اَیضاً ص ۴۴۴)

سوال 19: خربوزے یا تربوز کا چھلکا کھالیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: خربوزے یا تربوز کا چھلکا کھایا، اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اِس کے کھانے سے گھن کرتے ہوں، تو کفارہ نہیں، ورنہ ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۰۲)

سوال 20: کچے چاول، باجرہ، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: کچے چاول، باجرہ، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ لازِم نہیں، یہی حکم کچے جو کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازِم۔ (بہار شریعت ج ا ص ۹۹۳، عالمگیری ج ا ص ۲۰۲)

سوال 21: سحری کا نوالہ منہ میں تھا اور صبحِ صادق کا وقت ہوگیا، یا بھول کر کھا رہے تھے اور نوالہ منہ میں تھا یاد آنے پر بھی جان بوجھ کر نگل لیا تو تو کفارہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح صادِق کا وَقت ہوگیا، یا بھول کر کھا رہے تھے، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آگیا، پھر بھی نگل لیا تو اِن دونوں صورَتوں میں کفارہ واجب اور اگر نوالہ منہ سے نکال کر پھر کھالیا ہو تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

سوال 22: باری سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا، روزہ قصداً (یعنی ارادۃً) توڑ دیا تو اِس صورت میں کفارے کا کیا حکم ہے؟

جواب: باری سے بخار آتا تھا اور آج باری کا دِن تھا لہٰذا یہ گمان کر کے کہ بخار آئے گا، روزہ قصداً (یعنی ارادۃً) توڑ دیا تو اِس صورت میں کفارہ ساقط ہے (یعنی کفارے کی ضرورت نہیں صرف قضا کافی ہے) یوں ہی عورت کو معین (یعنی مقررہ) تارِیخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دِن تھا اُس نے قصداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو کفارہ ساقط ہو گیا۔ (مگر قضا فرض ہے)۔ (دُرِّ مُختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۴۴۸)

سوال 23: اگر ایک ہی رمضان میں دو روزے توڑے یا دو رمضان کے دو روزے توڑے اس صورت میں کفارے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دو روزے توڑے تو دونوں کیلئے دو کفارے دے اگرچہ پہلے کا اَبھی کفارہ ادا نہ کیا تھا جب کہ دونوں دو رَمضان کے ہوں، اور اگر دونوں روزے ایک ہی رَمضان کے ہوں اور پہلے کا کَفّارہ نہ ادا کیا ہو تو ایک ہی کَفّارہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (جَوہَرہ ج ۱ ص ۱۸۲)

سوال 24: اگر روزہ توڑنے کے بعد اسی دن عورت کو حیض آگیا یا مرد اُسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارے کا کیا حکم؟

جواب: کفارہ لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا اَمر (یعنی معاملہ) واقع نہ ہوا ہو جو روزے کے مُنافی (یعنی خلاف۔ اُلٹ) ہے یا بغیر اختیار ایسا اَمر (یعنی معاملہ) نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی رخصت ہوتی، مثلاً عورت کو اُس دن حیض یا نفاس آگیا یا روزہ توڑنے کے بعد اُسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفّارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہو گا کہ یہ اختیاری اَمر (معاملہ) ہے۔ (اَیضًا ص ۱۸۱)

خبردار! خبردار! خبردار!

جن صورَتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازِم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک بار ایسا ہوا ہو اور معصیت (یعنی نافرمانی) کا قصد (ارادہ) نہ کیا ہو ورنہ ان میں کفارہ دینا ہو گا۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۴۰)

سوال 25: اگر کسی نے نفل روزہ توڑ دیا تو اس پر بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے؟

جواب: نَفْل روزہ توڑنے میں صِرف قضا ہوتی ہے کفّارہ نہیں، نفل روزہ قصداً شروع کرنے والے پر اب پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے کہ توڑ دیا تو قضا واجب ہو گی۔ (ردُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۷۳)

سوال 26: اگر کسی نے اپنے ذمے قضا روزہ سمجھ کر رکھ لیا بعد میں یاد آیا کہ مجھ پر قضا نہیں

ہے اب اگر روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے یہ گمان کر کے روزہ رکھا کہ میرے ذِمے کوئی روزہ ہے مگر روزہ شروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھ پر کسی قسم کا کوئی روزہ نہیں ہے، اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد اگر فوراً نہ توڑا، تو اب نہیں توڑ سکتے، اگر توڑیں گے تو قضا واجب ہوگی۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۷۳)

سوال 27: نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا توڑا بلکہ عذر کی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: نفل روزہ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) نہیں توڑا بلکہ بلا اِختیار ٹوٹ گیا، مَثَلاً دَورانِ روزہ عورت کو حیض آگیا، جب بھی قضا واجب ہے۔ (اَیضًا ص ۴۷۴)

سوال 28: سال میں کتنے اور کون کونسے حرام ہیں؟

جواب: سال میں پانچ روزے حرام ہیں

عید الفطر یا بقر عید کے چار دِن یعنی 13،12،11،10 ذُوالحِجَّۃِ الحرام میں سے کسی بھی دِن کا روزۂ نفل رکھا تو (چونکہ اِن پانچ دِنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے لہٰذا) اِس روزے کا پورا کرنا واجب نہیں، نہ اِس کے توڑنے پر قضا واجب، بلکہ اِس کا توڑ دینا ہی واجب ہے اور اگر اِن دِنوں میں روزہ رکھنے کی منت مانی تو منت پوری کرنی واجب ہے مگر اِن دِنوں میں نہیں بلکہ اور دِنوں میں۔ (ردُّالمُحتار ج۳ ص ۴۷۴)

سوال29: نفل روزہ کس صورت میں توڑنا جائز ہے؟

جواب: نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا ناجائز ہے، مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے ناگوار ہو گا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے گا تو میزبان کو اَذِیت ہو گی تو نفل روزہ توڑ دینے کیلئے یہ عذر ہے، بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ اِس کی قضا رکھ لے گا اور ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑ دے بعد کو نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۰۷، عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸)

سوال30: دعوت کے سبب نفل روزہ توڑنا کیسا؟

جواب: دعوت کے سبب ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے (نفل) روزہ توڑ سکتا ہے جبکہ دعوت کرنے والا محض (یعنی صرف) اس کی موجودگی پر راضی نہ ہو اور اس کے نہ کھانے کے سبب ناراض ہو بشرطیکہ یہ بھروسا ہو کہ بعد میں رکھ لے گا، لہٰذا اب روزہ توڑ لے اور اُس کی قضا رکھے۔ لیکن اگر دعوت کرنے والا محض (یعنی صرف) اس کی موجودگی پر راضی ہو جائے اور نہ کھانے پر ناراض نہ ہو تو روزہ توڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸)

سوال31: نفل روزہ کس صورت میں زوال کے بعد توڑ سکتا ہے؟

جواب: نفل روزہ زَوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے، اور اِس میں عصر سے پہلے تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔

(دُرِّ مُختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۴۷۷)

سوال 32: بیوی بِلا اجازتِ شوہر نفل روزہ رکھ سکتی ہے؟

جواب: عورت بغیر شوہر کی اِجازت کے نفل اور منت وقسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شوہر تڑوا سکتا ہے مگر توڑے گی تو قضا واجب ہوگی مگر اِس کی قضا میں بھی شوہر کی اِجازت دَرکار ہے۔ یا شوہر اور اُس کے دَرمیان جدائی ہوجائے یعنی طلاقِ بائن (طلاقِ بائن: اُس طلاق کو کہتے ہیں جس سے بیوی نکاح سے باہر ہوجاتی ہے، اب شوہر رُجوع نہیں کر سکتا) دے دے یا مرجائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ حرج نہ ہو، مثلاً وہ سفر میں ہے یا بیمار ہے یا اِحرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت کے بھی قضا رکھ سکتی ہے بلکہ وہ منع کرے جب بھی رکھ سکتی ہے۔ البتہ اِن دنوں میں بھی شوہر کی اِجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (رَدُّالمحتار ج۳ ص۴۷۸، ۴۷۷)

سوال 33: کیا رمضان المبارک اور قضائے رمضان کے روزوں کیلئے بھی شوہر کی جازت ضروری ہے؟

جواب: رَمَضانُ الْمُبارَک اور قضائے رَمَضانُ الْمُبارَک کیلئے شوہر کی اِجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اُس کی ممانعت پر بھی رکھے۔

(دُرِّمُختار، ردالمحتار ج۳ ص۴۷۸)

سوال 34: اگر نفل روزہ رکھ کر ملازم اپنے مالک کا کام بخوبی احسن طریقے سے کر سکتا ہے، تو کیا پھر بھی نفل روزے کیلئے مالک کی اجازت ضروری ہوگی؟

جواب: اگر آپ کسی کے ملازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اِجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزے کی وجہ سے کام میں سستی آئے گی۔ہاں روزہ رکھنے کے باوُجود آپ باقاعدہ کام کرسکتے ہیں،اُس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوتی،کام پورا ہوجاتا ہے تو اب نفل روزے کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔ (ردُّالمحتار ج۳ص۴۷۸)

سوال 35: کیا نفل روزے کیلئے والدین سے اجازت لینا بھی ضروری ہے؟

جواب: نفل روزے کیلئے بیٹی کو باپ،ماں کو بیٹے،بہن کو بھائی سے اِجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (اَیضًا)

لیکن اگر ماں باپ اگر بیٹے کو روزۂ نفل سے منع کردیں اِس وجہ سے کہ مَرض کا اندیشہ ہے تو ماں باپ کی اِطاعت کرے۔ (اَیضًا)

مسائلِ تراویح کے بارے میں سوال و جواب

سوال 1: تراویح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: تراویح ہر عاقل و بالغ (مسلمان) مرد و عورت کیلئے سنّت ِمُؤَکَّدہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ص۵۹۶) اس کا ترک جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۸۸)

سوال 2: تراویح کی کتنی رکعات ہیں؟

جواب: تراویح کی بیس رَکعتیں ہیں۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے عہد میں بیس رَکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(السُّنَنُ الکبرٰی للبیہقی ج۲ص۶۹۹حدیث۴۶۱۷)

سوال 3: کیا گھر میں تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تراویح کی جماعت سنّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الۡکِفَایہ ہے، اگر مسجد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب اِساءت کے مرتکب ہوئے (یعنی بُرا کیا) اور اگر چند افراد نے با جماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔ (ہِدایہ ج۱ص۷۰)

سوال 4: تراویح کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: تراویح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبحِ صادِق تک ہے۔ عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج۱ص۱۱۵)

سوال 5: اگر کسی نے تراویح سے پہلے وتر پڑھ لئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: وتر کے بعد بھی تراویح پڑھی جا سکتی ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ص۵۹۷)

جیسا کہ بعض اوقات 29 کو رویت ہلال کی شہادت (یعنی چاند نظر آنے کی گواہی) ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہو جاتا ہے۔

سوال 6: تراویح کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب: مُستَحَب یہ ہے کہ تراویح میں تہائی رات تک تاخیر کریں، اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں ۔ (لیکن عشا کے فرض اتنے مؤخّر نہ کئے جائیں)۔ (اَیضًاص۵۹۸)

سوال 7: اگر کسی وجہ سے تراویح چھوٹ گئی تو تو اسکی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: تراویح اگر فوت ہوئی تو اس کی قضا نہیں۔ (اَیضًا)

سوال 8: تراویح کی رکعات پڑھنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس رَکْعَتیں دو دو کرکے دس سلام کے ساتھ ادا کریں۔ (اَیضاص۵۹۹)

سوال 9: کیا ایک سلام کیساتھ تراویح کی بیس رکعتیں ایک ساتھ پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب: تراویح کی بیس رَکْعَتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر ایسا کرنا مکروہِ (تنزیہی) ہے۔ (اَیضًا)

ہر دو رَکعت پر قعدہ کرنا فرض ہے، ہر قعدے میں اَلتَّحِیّات کے بعد دُرُود شریف بھی پڑھے اور طاق رَکعت (یعنی پہلی، تیسری، پانچویں وغیرہ) میں ثَنا پڑھے اور امام تعوذ و تَسمِیہ بھی پڑھے۔

سوال 10: کیا ہر دو رکعت کے بعد الگ الگ نیت کرنی ہوگی یا بیس رکعت کی ایک ساتھ نیت کرسکتے ہیں؟

جواب: جب دو دو رَکعت کر کے پڑھ رہا ہے تو ہر دو رَکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر بیس رَکعتوں کی ایک ساتھ نیت کرلی تب بھی جائز ہے۔

(رَدُّالمُحتار ج۲ص۵۹۷)

سوال 11: بیٹھ کر تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بلاعذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (دُرِّمُختار ج۲ص۶۰۳)

سوال 12: گھر میں تراویح کی جماعت کروانا کیسا؟

جواب: تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے، اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو ترکِ جماعت کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج۱ص۱۱۶) عشاء کے فرض مسجد میں باجماعت ادا کر کے پھر گھر یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلا عذرِ شرعی مسجد کے بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عشا کے فرض کی جماعت قائم کرلی تو ترک واجب کے گناہ گار ہوں گے۔ اس کا تفصیلی مسئلہ فیضان سنت (جلد اوّل) کے باب "پیٹ کا قفل مدینہ" صفحہ 135 پر ملاحظہ فرمالیجئے۔

سوال 13: کیا نابالغ حافظ کے پیچھے بالغ تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: نابالغ امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔ بالغ کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز حتیٰ کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

سوال 14: تراویح میں پورا قرآن پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: تراویح میں پورا کلامُ اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنّت ِمُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفَایہ ہے لہٰذا اگر چند لوگوں نے مل کر تراویح میں ختم قراٰن کا اہتمام کرلیا تو بقیہ علاقے والوں کیلئے کفایت کرے گا۔"فتاوٰی رضویہ" جلد10 صفحہ334 پر ہے: قرآن دَر تراویح خَتم کَردَن نہ فَرض سْت وَنہ سُنَّتِ عین۔یعنی تراویح میں قراٰنِ کریم ختم کرنا نہ فرض نہ سنَّتِ عین ہے۔ اور صفحہ335 پر ہے:خَتمِ قُرآن دَر تراویح سنّتِ کِفایہ اَست۔یعنی تراویح میں ختمِ قراٰن سنَّتِ کِفایہ ہے۔

سوال 15: اگر تراویح میں ختمِ قرآن کیلئے باشرائط حافظ نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: اگر باشرائط حافِظ نہ مل سکے یا کسی وجہ سے ختم نہ ہو سکے تو تراویح میں کوئی سی بھی سورتیں پڑھ لیجئے اگر چاہیں تو اَلَمْ تَرَ سے وَالنَّاس دو بار پڑھ لیجئے،اِس طرح بیس رَکعَتیں یاد رکھنا آسان رہے گا۔ (ماخوذ از عالمگیری ج ۱ص ۱۱۸)

سوال 16: کیا تراویح میں ہر مرتبہ سورت کے ابتدا میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی پڑھی جائے؟

جواب: ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ،جَہر کے ساتھ (یعنی اُونچی آواز سے) پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مُستَحَب ہے۔مُتَاَخِّرین (یعنی بعد میں آنے والے فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام) نے ختم تراویح میں تین بار قُل

ھُوَ اللہ شریف پڑھنا مُستَحَب کہا نیز بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رَکعت میں الٓمّٓ(۱) سے مُفْلِحُوْن تک پڑھے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۶۹۵،۶۹۴)

سوال 17: اگر کسی وجہ سے تراویح کی نماز فاسد ہو جائے تو فاسد شدہ رکعتوں میں پڑھا جانے والا قرآن دوبارہ پڑھے؟

جواب: اگر کسی وجہ سے تراویح کی نماز فاسد ہو جائے تو جتنا قراٰنِ پاک اُن رَکعتوں میں پڑھا تھا اُن کا اِعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔

(عالمگیری ج۱ص۱۱۸)

سوال 18: اگر امام غلطی سے کوئی آیت یا سورت چھوڑ کر آگے پڑھ گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: امام غلطی سے کوئی آیت یا سورت چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تو مُستَحَب یہ ہے کہ اُسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (اَیضًا)

سوال 19: الگ الگ مسجد میں تراویح پڑھنا کیسا؟

جواب: الگ الگ مسِجد میں تراویح پڑھ سکتا ہے جبکہ ختم قران میں نقصان نہ ہو، مَثَلًا تین مساجد ایسی ہیں کہ ان میں ہر روز سوا پارہ پڑھا جاتا ہے تو تینوں میں روزانہ باری باری جا سکتا ہے۔

سوال 20: تراویح پڑھاتے ہوئے امام دوسری رکعت پر بیٹھنا بھول گیا، اور تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: دورَکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے، آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر تیسری کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار ہوں گی۔ ہاں دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوئیں۔ (اَیضًا)

سوال 21: اگر تراویح کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: تین رَکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہیں تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رَکعتیں دوبارہ پڑھے۔ (اَیضًا)

سوال 22: سلام پھیرنے کے بعد لوگوں میں تراویح کی رکعات کی تعداد کا ختلاف ہو جائے تو اب کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین، تو امام کو جو یاد ہو اُس کا اعتبار ہے، اگر امام خود بھی تذبذب (یعنی شک و شبہ) کا شکار ہو تو جس پر اعتماد ہو اُس کی بات مان لے۔ (اَیضًا ص ۱۱۷)

سوال 23: اگر لوگوں کو شک ہو کہ پتہ نہیں تراویح بیس رکعت ہوئیں ہیں یا اٹھارہ، تو کیا کریں؟

جواب: اگر لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ؟ تو دو رَکعت تنہا تنہا پڑھیں۔ (اَیضًا)

سوال 24: رکعاتِ تراویح میں قراءت کا توازن کیا ہونا چاہیئے؟

جواب: افضل یہ ہے کہ تمام شفعوں میں قراءَت برابر ہو اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں ،اِسی طرح ہر شفع (کہ دو رکعت پر مشتمل ہوتا ہے اس) کی پہلی اور دوسری رَکعت کی قراءت مساوی (یعنی یکساں) ہو، دوسری کی قراءت پہلی سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ (اَیضًا)

سوال 25: کیا تراویح کی ہر دو رکعت کی ابتدا میں ثنا پڑھیں گے؟

جواب: امام و مقتدی ہر دو رَکعت کی پہلی میں ثنا پڑھیں (امام اَعُوْذ اور بِسْمِ اللہ بھی پڑھے) اور اَلتَّحِیَّاتُ کے بعد دُرُودِ ابراہیم اور دعا بھی۔

(دُرِّ مُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ص۶۰۲)

سوال 26: اگر مقتدیوں پر لمبا قعدہ گراں گزرتا ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر مقتدیوں پر گِرانی (دشواری) ہوتی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پر اکتفا کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص۶۹۰، دُرِّ مُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ص۶۰۲)

سوال 27: اگر ستائیسویں کو یا اس سے پہلے ہی قرآن ختم ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر ستائیسویں کو یا اس سے قبل قراٰنِ پاک ختم ہو گیا تب بھی آخرِ رَمضان تک تراویح پڑھتے رہیں کہ سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ص۱۱۸)

سوال 28: ہر چار رکعت کے بعد کتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے؟

جواب: ہر چار رَکعتوں کے بعد اُتنی دیر بیٹھنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں چار رَکعات

پڑھی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۹۰، عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

سوال 29: چار رکعت کے بعد خاموش بیٹھے یا کچھ پڑھے بھی؟

جواب: اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا ذِکر و دُرُود اور تلاوت کرے یا چار رَکعتیں تنہا نفل پڑھے (دُرِ مُختار ج ۲ ص ۶۰۰، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۹۰) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ، سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ۔بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

بیس رَکعتیں ہو چکنے کے بعد پانچواں ترویحہ بھی مُستَحَب ہے، اگر لوگوں پر گراں ہو تو پانچویں بار نہ بیٹھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵){۳۱}

سوال 30: اگر کوئی بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے لگے تو فوراً بھاگ کر جماعت میں مل جائے تاکہ لمبے قیام سے بچ جائے تو ایسے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: مقتدی کو جائز نہیں کہ بیٹھا رہے، جب امام رکوع کرنے والا ہو تو کھڑا ہو جائے، یہ مُنافقین سے مشابہت ہے۔ سُورَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 142 میں ہے: وَ اِذَا

قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (ترجمہ کنزالایمان: اور (منافِق) جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے) (بہارِ شریعت ج۱ ص ۶۹۳، غُنیہ ص ۴۱۰) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام قعدہ اُولیٰ میں ہو تب بھی اُس کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔ اگر قعدے میں شامل ہو گئے اور امام کھڑا ہو گیا تو اَلتَّحِيَّات پُوری کئے بغیر نہ کھڑے ہوں۔

سوال 31: اگر کسی نے رمضان میں عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی تو کیا وہ وتر جماعت کیساتھ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: رَمضان شریف میں وِتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے، مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ وِتر بھی تنہا پڑھے۔

(بہارِ شریعت ج۱ ص ۶۹۳، ۶۹۲ ملخصا)

اگر پھر بھی جماعت کیساتھ وتر پڑھے گا تو ہو جائیں گے۔

سوال 32: اگر ایک شخص عشا اور وتر کی جماعت کروائے اور دوسرا تراویح پڑھائے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشا و وِتر پڑھائے اور دوسرا تراویح۔

حضرت سیّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرض و وِتر کی جماعت

کرواتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا اُبَیِّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تراویح پڑھاتے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۱۶)

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نیک، مخلص اور دُرُست قراٰنِ کریم پڑھنے والے حافظ صاحب کے پیچھے خشوع و خضوع کے ساتھ تراویح ادا کرنے کی سعادت نصیب کر اور قبول بھی فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تراویح کی اُجرت لینا دینا کیسا؟

قراٰنِ کریم پڑھنے پڑھانے والوں کو اپنے اندر اِخلاص پیدا کرنا ضروری ہے اگر حافظ اپنی تیزی دکھانے، خوش آوازی کی داد پانے اور نام چمکانے کیلئے قراٰنِ کریم پڑھے گا تو ثواب تو دُور کی بات ہے، اُلٹا حب جاہ اور ریا کاری کی تباہ کاری میں جا پڑے گا! اِسی طرح اُجرت کا لین دین بھی نہ ہو، طے کرنے ہی کو اُجرت نہیں کہتے بلکہ اگر یہاں تراویح پڑھانے آتے اِسی لئے ہیں کہ معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ طے نہ ہوا ہو، تو یہ بھی اُجرت ہی ہے۔ اُجرت رقم ہی کا نام نہیں بلکہ کپڑے یا غلہ (یعنی اناج) وغیرہ کی صورت میں بھی اُجرت، اُجرت ہی ہے۔ ہاں اگر حافِظ صاحب نیت کے ساتھ صاف صاف کہہ دیں کہ میں کچھ نہیں لوں گا یا پڑھوانے والا کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں

گا۔ پھر بعد میں حافظ صاحب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں کہ بخاری شریف کی پہلی حدیثِ مبارک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

(بُخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱)

تلاوت وذکر و نعت کی اُجرت حرام ہے

میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی بار گاہ میں اُجرت دے کر میت کے ایصالِ ثواب کیلئے خَتمِ قراٰن و ذِکرُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کروانے سے مُتَعَلِّق جب اِستفتا پیش ہوا تو جواباً ارشاد فرمایا: ''تلاوتِ قراٰن و ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں اور جب یہ فعلِ حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کس چیز کا اَموات (یعنی مرنے والوں) کو بھیجیں گے ؟ گناہ پر ثواب کی اُمید اور زیادہ سخت واَشد (یعنی شدید ترین جرم) ہے۔ اگر لوگ چاہیں کہ ایصالِ ثواب بھی ہو اور طریقۂ جائزہ شرعیہ بھی حاصل ہو (یعنی شرعًا جائز بھی رہے) تو اِس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے نوکر رکھ لیں اور تنخواہ اُتنی دیر کی ہر شخص کی مُعَیَّن (مقرر) کر دیں۔ مثلاً پڑھوانے والا کہے: ''میں نے تجھے آج فلاں وَقت سے فلاں وَقت کیلئے اِس اُجرت پر نوکر رکھا (کہ) جو کام چاہوں گا لوں گا۔'' وہ کہے: ''میں نے قبول کیا۔'' اب وہ اُتنی دیر کے واسطے اَجیر (یعنی ملازِم)

ہوگیا، جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اُس سے کہے فلاں مَیت کے لئے اِتنا قراٰنِ عظیم یااِس قدر کلِمہ طیبہ یا دُرُود پاک پڑھ دو۔ یہ صورت جواز (یعنی جائز ہونے) کی ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۳۷)

تراویح کی اُجرت کا شرعی حیلہ

اِس مبارَک فتوے کی روشنی میں تراویح کیلئے حافظ صاحب کی بھی ترکیب ہو سکتی ہے۔ مَثَلاً مسجد کمیٹی والے اُجرت طے کر کے حافظ صاحب کو ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں نمازِ عشاء کیلئے امامت پر رکھ لیں اور حافظ صاحب بِالتَّبع یعنی ساتھ ہی ساتھ تراویح بھی پڑھا دیا کریں کیوں کہ رَمَضانُ المبارَک میں تراویح بھی نمازِ عشا کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے۔ یا یوں کریں کہ ماہِ رَمَضان المبارَک میں روزانہ دو یا تین گھنٹے کیلئے (مَثَلاً رات 8 تا 11) حافظ صاحب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ ہم جو کام دیں گے وہ کرنا ہوگا، تنخواہ کی رقم بھی بتا دیں، اگر حافظ صاحب منظور فرمالیں گے تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافظ صاحب کی ان تین گھنٹوں کے اندر ڈیوٹی لگادیں کہ وہ تراویح پڑھا دیا کریں۔ یاد رکھئے! چاہے امامت ہو یا مؤَذِّنی ہو یا کسی قسم کی مَزدوری جس کام کیلئے بھی اِجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ کا لین دَین یقینی ہے تو پہلے سے رقم طے کرنا واجِب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں

جہاں پہلے ہی سے اُجرت کی مقررہ رقم معلوم ہو مَثَلًا بس کا کرایہ، یا بازار میں بوری لادنے، لے جانے کی فی بوری مزدوری کی رقم وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ جب حافظ صاحب کو (یا جس کو بھی جس کام کیلئے) نوکر رکھا اُس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ ہم جو مناسب ہو گا دے دیں گے یا آپ کو راضی کر دیں گے، بلکہ صَراحۃً یعنی واضح طور پر رقم کی مقدار بتانی ہوگی، مَثَلًا ہم آپ کو 12 ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافظ صاحب بھی منظور فرمالیں۔ اب بارہ ہزار دینے ہی ہوں گے۔ یاد رہے! مسجد کے چندے سے دی جانے والی اُجرت وہاں کے عرف سے زائد نہیں ہونی چاہئے، پہلے سے موجود امام صاحب دل برداشتہ نہ ہوں اِس کا بھی خیال رکھا جائے، پورے ماہِ رَمضان میں نمازِ عشا کی امامت کی چھٹی کے سبب امام صاحب کو مسجد کے چندے سے اُس ماہ کی عشا کی نمازوں کی تنخواہ دے سکتے ہیں کیونکہ ہمارے ہاں اسی طرح کا عرف یعنی معمول جاری ہے۔ ہاں حافظ صاحب کو مطالبے کے بغیر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زائد مسجد کے چندے سے نہیں بلکہ اپنے پلے سے یا اسی مقصد کے لیے جمع کی ہوئی رقم دے دیں تب بھی جائز ہے۔ جو حافظ صاحبان، یا نعت خوان بغیر پیسوں کے تراویح، قراٰن خوانی یا نعت خوانی میں حصہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی وجہ سے ناجائز کام کا ارتکاب نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بتائے ہوئے طریقے کے

مطابق عمل کر کے پاک روزی حاصل کریں۔اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو حیلے کے ذَرِیعے بھی رقم حاصِل کرنے سے گریز کریں کہ جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے۔ایک امتحان سخت امتحان یہ ہے کہ جو رقم قبول نہیں کرتا اُس کی کافی واہ !واہ! ہوتی ہے۔یہاں اپنے آپ کو حب جاہ اور ریاکاری سے بچانا ضروری ہے، بلا حاجت دوسروں سے تذکرہ کرنے سے بچنا اور دعائے اخلاص کرتے رہنا ایسے مواقع پر مفید ہوتا ہے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۱۰۵)

روزے کے مختلف مسائل کے بارے میں سوال و جواب

سوال 1: روزہ فرض ہونے کی کیا شرائط ہیں؟؟

جواب: روزہ فرض ہونے کی درج ذیل 6 شرائط ہیں۔۔

مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، تندرست ہونا، مقیم ہونا، حیض و نفاس سے پاک ہونا [فتاویٰ ھندیہ، جلد 1، کتاب الصوم، صفحہ 195]

وضاحت

پہلی شرط مسلمان ہونا جس سے پتہ چلا کہ کافر پر روزے فرض نہیں۔۔

دوسری شرط بالغ ہونا جس سے معلوم ہوا کہ نابالغ پر روزے فرض نہیں۔۔ لیکن

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو سرپرست کو چاہیئے کہ اسے روزے کی تلقین کرے اور جب دس سال کا ہو جائے تو سختی کرے۔۔

تیسری شرط عاقل. ہونا جس سے واضح ہوا کہ پاگل مجنون پر روزہ فرض نہیں۔۔

چوتھی شرط تندرست ہونا پتہ چلا کہ ایسا بیمار جس کو طبیبِ حاذق نے روزے سے منع کیا ہو اس پر بھی روزہ فرض نہیں۔۔

پانچویں شرط مقیم ہونا یعنی مسافر پر بھی روزہ فرض نہیں۔۔

نوٹ؛ خیال رہے روزے کے لئے سفر اس وقت عُذر بنے گا جب دورانِ سفر سحری آئے۔[فتاوی عالمگیری، جلد اول، الباب الخامس، صفحہ 206، فی اعذار التی تبیح الافطار]

چھٹی شرط حیض و نفاس سے پاک ہونا یعنی حیض و نفاس کی حالت میں عورتوں پر روزہ رکھنا فرض نہیں۔۔

سوال 2: عورت کا نمازِ تراویح کی جماعت کروانا کیسا؟؟

جواب: عورت کو مطلقا امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

[ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ،باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ج۲، صفحه۳۸۷، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت]

[بہارِ شریعت، حصہ 3، صفحہ137، مسئلہ نمبر47، مکتبۃ المدینہ کراچی شریف]

تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔

[الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ج۲، ص۵۹۶، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت]

لہذا عورتیں گھر میں ہی نماز تراویح پڑھیں۔

سوالات:

تراویح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

کیا بیٹھ کے تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

گھر میں تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت سے پڑھی ہو، کیا وہ وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے؟

جوابات:

تراویح کی شرعی حیثیت

تراویح ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت کیلئے سنتِ مؤکدہ ہے- اس کو ترک کرنا جائز نہیں-

اور اس میں کم از کم ایک بار قرآنِ کریم ختم کرنا بھی سنتِ مؤکدہ (علی الکفایہ) ہے۔

[دُرمختار، جلد2،صفحہ493، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت]

[بہارِ شریعت، جلد1، حصّہ4، صفحہ 689، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی شریف]

کیا تراویح کی نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

بِلا عُذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ بلکہ بعض فقہاء کرام رحمھم اللہ تعالٰی کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں

[دُرمختار، جلد2، صفحہ499، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت]

[بہارِشریعت،جلد1،حصّہ4، صفحہ 693، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی شریف]

کیا گھر میں تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

تراویح کی جماعت سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں اکیلے پڑھ لی تو گنہگار نہ ہوگا۔

[الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، جلد1، صفحہ 116،مطبوعہ بیروت]

[بہارِشریعت جلد1، حصّہ 4، صفحہ 691، مطبوعہ مکتبۃالمدینہ کراچی شریف]

جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی کیا وہ وِتر جماعت کیساتھ پڑھ سکتا

ہے؟

مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے وہ وِتر بھی تنہا پڑھے رمضان شریف میں وتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے

[بہارِشریعت، حصّہ 4،صفحہ36، مطبوعہ بریلی شریف]

[فیضانِ سنت، صفحہ1123، مطبوعہ مکتبة المدینہ کراچی شریف]

اگر پھر بھی وتر جماعت سے پڑھے گا تو وتر ہو جائیں گے

حاملہ عورت اور وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہے اسکے لئے کس صورت میں روزہ ترک کرنا جائز ہو گا؟

جب انہیں اپنی یا بچے کی جان جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو روزہ ترک کر سکتی ہیں۔

[عالمگیری جلد1، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ207]

یہ کیسے معلوم ہو گا کہ عورت کی یا بچے کی جان جا سکتی ہے؟

اس کیلئے کسی ماہر اور خوفِ خدا رکھنے والے ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیئے....یا... سابقہ زندگی میں کسی بچے کی جان جانے کی صورت میں اس کا تجربہ ہوا ہو۔

[عالمگیری جلد1، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ207]

دُرّ مختار میں ہے کہ:

"حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچہ کی جان جانے کا صحیح اندیشہ

ہے- تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے - خواہ دودھ پلانے والی بچہ کی ماں ہو یا دائی- اگرچہ رمضان المبارک میں دودھ پلانے کی نوکری اختیار کی ہو (خیال رہے کہ بعد میں روزوں کی قضاء کرے گی)

[دُرِّ مختار، ردالمختار، جلد 3، صفحہ 403 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت]

کیا ٹوتھ پیسٹ یا مسواک کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

مگر ٹوتھ پیسٹ میں احتیاط درکار ہے اگر اس کے باریک اجزاء حلق تک پہنچ گئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا-- اگر نہ گئے تو نہیں ٹوٹے گا--

دونوں صورتوں میں بلا عذر اس کا استعمال مکروہ ہے کیونکہ حالتِ روزہ میں کسی چیز کا بلا عذر چکھنا مکروہ ہوتا ہے--

میرے امام سیدی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں منجن (ٹوتھ پیسٹ وغیرہ ناجائز و حرام نہیں, جبکہ اطمینان کافی ہو کہ اس کا کوئی جُز حلق میں نہ جائے گا، مگر بے ضرورتِ صحیحہ کراھت ضرور ہے

دُرِّ مختار میں ہے:

"روزہ دار کو شے کا چکھنا مکروہ ہے"

[فتاویٰ رضویہ, جلد 10 صفحہ 555, مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور]

فتاویٰ بریلی شریف میں ہے کہ

"جب یقین ہو کہ جز حلق میں نہیں جائے گا تو جائز ہے پھر بھی بلا ضرورتِ صحیحہ مکروہ ہے"

[فتاویٰ بریلی شریف، صفحہ، 255 مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاھور]

فتاویٰ فقیہِ ملت میں ہے کہ:

"روزے کی حالت میں کالگیٹ اور منجن کرنا ناجائز و حرام نہیں ہے جبکہ یقین ہو کہ اس کا کوئی جُز حلق میں نہ جائے گا ہاں مکروہ ہے"

[فتاویٰ فقیہِ ملت، جلد 1، کتاب الصوم، صفحہ 243، مطبوعہ شبیر برادرز لاھور]

روزے کی حالت میں مسواک کرنا کیسا؟

مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔۔ چاہے مسواک خشک ہو یا تَر ہو۔۔ زوال سے پہلے کی جائے یا زوال کے بعد۔۔ جس طرح عام دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے۔۔ اسی طرح روزے کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے۔۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ ، زَادَ مُسَدَّدٌ: مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أُحْصِي.

عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ؛؛

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا،

(مسدود نے ان الفاظ کو بڑھایا) جسے میں نہ گن سکتا ہوں، نہ شمار کر سکتا [ابوداؤد، حدیث؛2364، مطبوعہ دارالسلام ریاض] ہوں

تو پتہ چلا کہ حالتِ روزہ میں بھی مسواک کرنا سنت مبارکہ ہے، خیال رہے کہ مسواک کے ریشے حلق میں نہ اُترنے

[فتاویٰ رضویه، جلد 10 صفحه 555، مطبوعه رضا فاؤنڈیشن لاهور]

[بهارِ شریعت، جلد1، صفحه مطبوعه مکتبة المدینه کراچی شریف]

سوال4: مریض کس صورت میں روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

جواب: جب مریض کو مرض بڑھ جانے....یا......مرض دیر سے اچھا ہونے یا کسی عُضْوْ کے ضائع ہونے....یا....تندرست کو بیمار ہوجانے کا غالب گمان ہو تو روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔

[الفتاویٰ الھندیہ، جلد1، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ 207]

سوال5: غالب گمان کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔

کوئی ظاھری نشانی پائی جاتی ہو مثلاً روزہ رکھا، جس کے باعث مرض میں اضافہ شروع ہوگیا۔

ذاتی تجربہ ہو مثلاً پچھلے سال روزے رکھنے پر شدید بیمار ہوگیا تھا۔

کسی بہت ماہر اور خوفِ خُدا رکھنے والے ڈاکٹر نے اس کی خبر دی ہو۔

[الفتاویٰ الھندیہ، جلد 1، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ 207]

یہاں خوفِ خُدا کی قید اس لئے بڑھائی گئی کہ عام فاسق و فاجر، ملحد، ڈاکٹر معمولی معمولی باتوں مثلاً نزلہ، زکام، بخار، سر درد پر روزہ توڑنے، چھوڑنے کا مشورہ دے ڈالتے ہیں لہٰذا ان کے مشورے سے روزہ توڑ ڈالنا جائز نہیں ہو گا۔۔ خیال رہے شفاء ملنے پر روزوں کی قضاء لازم ہو گی۔

سوال 6: کیا روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتے ہیں اس سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں؟

جواب: جی ہاں ڈال سکتے ہیں۔ سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اشتكيت عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: مجھے آشوب چشم ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ ڈال لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔"

[مشکوٰۃ المصابیح، حدیث: 2010، مطبوعہ بیروت]

اگر اس سے روزہ ٹوٹتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے۔ آپ کا روزہ کی حالت میں صحابی

کو سرمہ لگانے کی اجازت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن خیال رہے کہ ڈراپس وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال 7: اگر کوئی سگرٹ یا حقّے کا صرف دھواں منہ میں لے کر باھر نکال دے حلق میں لے کر نہ جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اس صورت میں بھی روزہ ٹوٹنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ یہ اس کا اپنا خیال ہے کہ دُھواں حلق میں نہیں جا رہا۔۔ دُھویں کی قلیل مقدار غیر محسوس طریقے سے حلق میں ضرور پہنچ جاتی ہے۔۔

صدر الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ:

"حُقّہ، سگار، سگرٹ، چُرٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ اپنے خیال میں دھواں حلق تک نہ پہنچتا ہو"

[بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ986، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی شریف]

[فیضانِ سُنت، صفحہ 1044، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی شریف]

سوال 8: بعض اوقات گھر یا مساجد میں اگر بتی سُلگا دی جاتی ہے اس کے دُھویں کا کیا حُکم ہے؟

جواب: اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور جان بُوجھ کر دُھواں اندر لے گئے مثلاً اگر بتی کے قریب ناک کر کے زور سے سانس کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔۔ ورنہ [دُرِ مُختار، جلد 3،

کتاب الصوم، صفحہ، 366، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت] نہیں۔

بس یا کار کا دُھواں یا ان سے غبار اُڑ کر حلق میں پہنچ گیا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا تو پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

[فیضانِ سُنت، صفحہ 1052، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی شریف]

سوال 9: کیا اپنی طرف سے کسی کو روزہ رکھوا سکتے ہیں؟

جواب: کوئی مریض اگر خود روزہ نہیں رکھ سکتا تو اپنی طرف سے کسی کو روزہ نہیں رکھوا سکتا۔۔

فتاویٰ ھندیہ میں ہے کہ:

[فتاویٰ عالمگری، جلد 1، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ 207]

"خالصتہً بدنی عبادت دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کی جا سکتی"

لہذا مریض کو اگر طبیبِ حاذق نے فی الوقت روزے سے منع کیا ہے تو مریض کو جب شفاء ملے تو تمام روزے رکھے گا۔ یعنی قضاء کرے گا۔۔

سوال 10: فدیہ کس صورت میں دیا جائے گا؟

جواب: اگر کسی بزرگ کو اتنا بڑھاپا ہے کہ جس سے شدید کمزوری غالب آجائے اور اس ضُعف کے باعث روزہ رکھنا نہ اب ممکن ہو نہ آئیندہ کبھی ممکن ہو۔۔ ایسے بڑھاپے والے شخص کو شیخِ فانی کہتے ہیں۔ ایسا شخص ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت

پیٹ بھر کر کھلائے۔ یا ایک صدقہء فطر کی مقدار سوا دو سیر یعنی دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت مسکین کو دے دے۔۔

[فتاویٰ عالمگری، جلد 1، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ 207]

(ایک صدقہء فطر کی قیمت تقریباً ایک سو 100 روپے بنتی ہے)

فتاویٰ فقیہِ ملت میں ہے کہ:

"فدیہ صرف شیخِ فانی کے لئے رکھا گیا ہے جو بہ سبب پیرانہ سالی حقیقتاً روزہ کی قدرت نہ رکھتا ہو نہ آئندہ طاقت کی امید عمر جتنی بڑھے گی ضُعف بڑھے گا اس کے لئے فِدیہ کا حکم ہے اور جو شخص روزہ خود رکھ سکتا ہو ایسا مریض نہیں کہ جس کے مرض کو روزہ مُضر ہو (یعنی نقصان دے) اس پر روزہ رکھنا فرض [فتاویٰ فقیہِ ملت, جلد اول, صفحہ 341, مطبوعہ شبیر برادرز لاھور] ہے اگرچہ تکلیف ہو۔

ایسا بوڑھا جو گرمیوں میں تو نہیں بلکہ سردیوں میں روزہ رکھ سکتا ہے تو اس پر سردیوں میں روزوں کی قضا فرض ہے اب فدیہ نہیں دے سکتے۔

[فتاویٰ عالمگری، جلد 1، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ 207]

اگر فِدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت واپس آگئ تو دیا ہوا فِدیہ صدقہء نفل ہو گیا اُن روزوں کی قضاء کریں گے

[فتاویٰ عالمگری، جلد 1، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، صفحہ 207]

مریض بھی مخصوص (یعنی بیماری کی) حالت میں فدیہ دے سکتا ہے ۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو جائے توقضالازم ہے

سوال 11: کیاانجکشن یاڈِرپ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: پہلے نمبر پر تو عرض کرتا چلوں کہ یہ مسئلہ مختلَف فیہ (جس میں علماء کا اختلاف) ہے۔ اگرانجکشن اور ڈرپ لگوانا ضروری ہے توانجکشن اور ڈرپ لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔کیونکہ اس صورت میں دوائی منافذ سے جسم میں داخل نہیں ہوتی۔

سوال 12: منافذکسے کہتے ہیں جی؟

جواب: منافذ،،منفذ کی جمع ہے انسانی جسم میں بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں جن کے ذریعے کوئی شے باہر سے اندر سرائیت کرتی ہوئی باطن تک پہنچتی ہے ان مقامات کوشرعی لحاظ سے منافذکہاجاتا ہے۔

سوال 13: منافذمقام کون کون سے ہیں جن کے ذریعے چیزیں اندر جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: منہ، ناک، مقعد، پیشاب کا مقام اور کان (جبکہ پردہ پھٹا ہوتو منفذ ہے ورنہ نہیں)۔

نوٹ: آنکھ میں سرمہ کے علاوہ کسی بھی قسم کی دواء ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ حلق اورآنکھ درمیان منفذ ہے۔

تو انجکشن اور ڈِرپ کی دوا کسی منفذ کے ذریعے معدے تک نہیں پہنچتی بلکہ مسامات شریانوں اور رگوں کے زریعے اندر پہنچتی ہے اور مسامات کے ذریعے دوائی جسم میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

:1 جیساکہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے

"ومایدخل من مسام البدن من الدھن لایفطر"

"اور جو تیل جسم کے مسام کے ذریعے سے بدن تک جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا"

[فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصوم، الباب الرابع، فیمایفسد ومایفسد الصوم، 1 صفحہ 203، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ]

:2 فتح القدیر میں ہے

"والمفطر الداخل من المنافذ کالمدخل والمخرج لا من المسام"

روزہ وہ چیز توڑتی ہے جو کسی منفذ کے راستے جسم میں داخل ہو جیسے مَدخل (یعنی منہ، ناک وغیرہ) و مَخرج (یعنی پاخانے کا مقام وغیرہ)۔ مسام کے ذریعے داخل ہونے والی چیز روزہ نہیں توڑتی۔

[فتح القدیر، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارۃ، جلد2، صفحہ 257، مطبوعہ کوئٹہ]

:3 علامہ ابنِ نجیم مصری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

"والداخل من المسام لا من المسالك فلا ینافیه کما لو اغتسل

بالماء البارد و وجد برده في كبده“

جو چیز مسام کے ذریعے داخل ہو راستوں کے ذریعے داخل نہ ہو تو وہ روزہ کے منافی نہیں جیسے اگر ٹھنڈے پانی سے نہایا اور اس کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کی (تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

[بحر الرائق، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، جلد 3، صفحہ 476، مطبوعہ کوئٹہ]

:4-فتاویٰ فیض الرسول میں ہے کہ

”تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رگ میں لگایا جائے یا گوشت میں“

[فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 516، مطبوعہ شبیر برادرز لاھور]

:5شیخ الفقہ مفتی اکمل قادری زید مجدہ لکھتے ہیں کہ

”انجکشن یا ڈرپ کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا“

[روزوں کے مسائل، 26 (ملخصًا) مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاھور]

:6-فتاویٰ بریلی شریف میں ہے کہ

”بیماری کی وجہ سے رگ یا گوشت میں انجکشن لگوانے سے روزہ فاسد نہ ہو گا“

[فتاویٰ بریلی شریف، صفحہ 255، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاھور]

:7-مفتیٔ اعظم ہالینڈ مفتی عبد الواجد قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ

"انجکشن اور ٹیکہ کی دوائیں نہ توکسی منفذ کے ذریعے معدہ تک پہنچتی ہیں اور نہ دماغ میں تواس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا"

[فتاویٰ یورپ، کتاب الصوم، صفحہ 307، مطبوعہ شبیر برادرز لاھور]

:8-فقیہِ اعظم مفتی نور اللہ نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ

(انجکیشن سے کیونکہ دوا منافذِ بدن سے اندر نہیں جاتی، اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔" (ملخصًا

[فتاوی نوریہ، کتاب الصیام، رسالہ: روزہ وٹیکہ، جلد2، صفحہ 219، 223، مطبوعہ دارالعلوم حنفیہ بصیر پور اوکاڑہ]

:9-فتاویٰ فقیہِ ملت میں ہے کہ

"انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا چاہے گوشت میں لگوائے یا رگ میں ۔۔" [فتاویٰ فقیہِ ملت، کتاب الصوم، جلد1، صفحہ 344، مطبوعہ شبیر برادرز لاھور]

:10 شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور مفتیِ اعظم ھند، شاہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ

"فی الواقع انجکیشن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ انجیکشن سے دوا جوف (پیٹ) میں نہیں جاتی، انجیکشن ایسا ہی ہے جیسے سانپ کاٹے، بچھو کاٹے جیسے انکے دانت یا ڈنگ جوف میں نہیں جاتے، اور روزہ فاسد نہیں ہوتا، یونہی انجکیشن۔"

[فتاویٰ مفتئ اعظم، کتاب الصوم، جلد، 3، صفحہ 302، مطبوعہ شبیر برادرز لاھور]

11: شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

"جمہور علمائے اھلسنت کثرھم اللہ تعالیٰ حتیٰ کہ سیدی وسندی وسند الفقھاء الکاملین حضرت مفتئ اعظم ھند دام برکاتہم العالیہ کا یہی فتویٰ ہے کہ انجیکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ انجیکشن خواہ گوشت میں لگنے والا ہو خواہ رگ میں اور یہی عند التحقیق حق ہے.....الخ۔"

[مقالاتِ شارح بخاری، جلد اول، باب سوم، صفحہ 398، مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہارِ شریعت بہادر آباد کراچی]

خیال رہے کہ شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اس موضوع "انجیکشن روزہ نہیں ٹوٹتا" پر پورا مقالہ ہے جس میں دلائل سے شبہات دو کیئے گئے ہیں۔ ہم نے فقط انکی مختصر عبارت نقل کی ہے۔ جو مزید مطالعہ کرنا چاہتا ہے وہ "مقالاتِ شارح بخاری" کے مذکورہ بالہ جلد و صفحات کا مطالعہ کر کے اپنے اشکال دور کر سکتا ہے۔

12: جامعہ اشرفیہ مبارک پور، ھند کا ذیلی شعبہ مجلس شرعی کا فیصلہ "ماہنامہ اشرفیہ" میں یوں نقل کیا کہ "انجیکشن سے انسولین یا گلوکوز لینے کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔" (مزید آگے دلائل نقل کیئے)۔

[ماہنامہ اشرفیہ، جنوری 2016، صفحہ 50، جامعہ اشرفیہ مبارکپور ھند]

13: فتاویٰ یورپ وبرطانیہ کے میں مفتی قاسم ضیاء القادری زید مجدہ لکھتے ہیں کہ "روزے کی حالت میں انجکشن یا ڈرپ لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ رگ میں لگایا جائے یا پٹھوں میں ..(آگے دلائل ذکر کیئے)۔"

[فتاویٰ یورپ وبرطانیہ، صفحہ 227، الاستفتاء:96، مطبوعہ مکتبہ فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد]

14: محققِ مسائلِ جدیدہ مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی دامت برکاتہم العالیہ نقل فرماتے ہیں کہ

"انجکشن کے ذریعے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔"

[مجلس شرعی کے فیصلے، صفحہ 284، ناشر مجلسِ شرعی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور ھند]

لہذا جمہور افقہ واعلم علماء کی تحقیق کے مطابق ڈرپ اور انجکشن لگانے روزہ نہیں ٹوٹے گا

نوٹ: اختلافی فروعی مسائلِ میں بحث کی بجائے ہر فریق "اختلافُ اُمتی رحمۃٌ" کے پیشِ نظر اپنے اپنے مقتداء کے طریقہ پر عمل کرے اور کوئی بھی کسی کو طعن تشنیع کا نشانہ نہ بنائے۔

سوال 13: کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ کیا روزے کی حالت میں خون دیا جا سکتا ہے اس سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے چوٹ لگنے سے ہی نکلے۔ اور اسی

طرح ضرورت کے وقت کسی مریض کو خون دیا جاسکتا ہے مثلا ایسا مریض اگر اسکو خون نہ دیا جائے تو اسکی جان جانے کا خدشہ ہے تو اسکو خون دینا جائز ہے۔اور ایسی صورت میں مریض کو دینے کیلئے جسم سے خون نکلوانا بھی جائز ہے۔البتہ اتنی مقدار میں خون نہ نکلوائے کہ جس سے کمزوری ہو جائے اور خود اپنا روزہ پورا کرنا دشوار ہو جائے۔

فتاویٰ یورپ میں ہے:

"خون نکلوانے سے روزہ تو نہیں جائے لیکن اگر روزہ دار خون نکلوانے کے بعد نڈھال ہو جائے یا کمزوری کے سبب اسے روزہ رکھنا دشور ہو جائے تو روزے کی حالت میں اس قدر خون نکلوانا مکروہ ہے۔"

[فتاویٰ یورپ، کتاب الطہارۃ، صفحہ 139، مطبوعہ شبیر برادرز لاهور]

تفہیم المسائل جلد اول میں ہے:

"روزے کی حالت میں ضرورت مند مریض کو خون دینا جائز ہے۔اسی طرح بلڈ ٹیسٹ کیلئے بھی خون نکالنا جائز ہے البتہ اتنا زیادہ خون نہ نکالا جائے کہ روزے کی استطاعت باقی نہ رہے۔"

[تفہیم المسائل، جلد اول، صفحہ 191، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور]

روزہ کی حالت میں خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسکی نظیر فقہ کے درج ذیل مسئلہ سے ملتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

”ولا بأس بالحجامة ان امن علي نفسه الضعف، امّا اذا خاف فانّه يكره و ينبغي له ان يؤخّر الي وقت الغروب وذكر شيخ الاسلام شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه الي الفطر والفصد نظير الحجامة هكذا فی المحيط ۔“

یعنی اگر کمزوری کا خوف نہ ہو تو حجامہ کروانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کمزوری کا خدشہ ہو تو مکروہ ہے اسکو چاہیے کہ اسے غروبِ آفتاب تک مؤخر کر دے۔ شیخ الاسلام نے ذکر فرمایا کہ کراہت کی شرط ایسی کمزوری ہے کہ جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی حاجت پیش آجائے اور فصد کھلوانا سینگی لگوانے کے مثل ہی ہے، اسی طرح محیط میں ہے۔

[فتاوی ھندیہ، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ، جلد 1 صفحہ 200،199، مطبوعہ دار الفکر بیروت]

یعنی روزے کی حالت میں حجامہ کروایا اور جسم سے خون نکلوایا تو روزہ فاسد نہ ہوا البتہ زیادہ خون نکلنے سے کمزوری کا خدشہ ہو تو روزہ کی کیا فطاری کے بعد کروایا جائے۔ فقہ کے اس مسئلہ سے ثابت ہوا کہ جسم پر چوٹ لگنے سے اگر خون نکلے یا ٹیسٹ کیلئے خون نکلوایا، یا کسی ضرورت مند مریض کو دینے کیلئے ضرورت نکلوایا تو روزہ

نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ زیادہ مقدار میں نکالنا کہ جس سے کمزوری ہو جائے اور خود روزہ پورا کرنا دشوار ہو جائے، تو یہ مکروہ ہے۔

سوال 14: کس صورت میں روزہ رکھنا حرام ہے؟

جواب: جب عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہو تو اس پر روزہ رکھنا حرام ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 36 میں ہے:

"يحرم عليها الصوم فقضيانه هكذا في الكفاية"

[عجائب الفقه، صفحه 145، مطبوعه شبیر برادرز لاهور]

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی للہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حالتِ حیض سے پاک ہونے پر روزوں کا حکم فرماتے۔"

[ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب الصوم، باب ماجاء فی قضاء الحائض الصیام دون الصلاۃ، 2:145، رقم: 787، مطبوعہ بیروت]

خیال رہے کہ عورت حیض ونفاس کے بعد روزوں کی قضاء کرے گی

سوال 15: گر کسی عورت نے روزہ رکھ لیا اور دن میں حیض آنا شروع ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔

[فتاویٰ ھندیہ، جلد اول، الباب الخامس، فی الاعذار التی تبیح الافطار، 207]

حیض ونفاس والی عورت کو اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہر روزہ دار کی طرح

رہنا اس پر ضروری نہیں۔

[الجوھرۃ النیرہ جلد 1 صفحہ 176 مطبوعہ ملتان]

مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصًا حیض والی عورت کیلیئے۔

[بہارِ شریعت حصّہ 5 صفحہ 135 مدینۃ المرشد بریلی]

سوال 16: وہ کونسا روزہ دار ہے کہ جتنا مرضی کھائے جتنا مرضی پیئے اُس کا روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب: وہ روزہ دار جو بھول کر کھائے پیئے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

دُرِ مختار مع شامی میں ہے:

"اذا اکل الصائم او شرب او جامع حال کونه ناسیاً في الفرض والنفل قبل النیة او بعدها علي الصحیح لم یفطر"

[شامی جلد دوم صفحہ 97]

[عجائب الفقہ، 146، مطبوعہ شبیر برادرز لاھور]

: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. فَإِنَّمَا أَطْعَمَه اللهُ وَسَقَاه.

”روزہ کی حالت میں جو شخص بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

[مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، باب أکل الناسي وشربہ وجماعہ لایفطر، 2:809، رقم:1155 مطبوعہ بیروت]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک آدمی حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گزار ہو: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حالتِ روزہ میں بھول کر کھا پی بیٹھا ہوں (اب کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔“

[ابوداؤد، السنن، کتاب الصیام، باب من أکل ناسیاً، 2:307، رقم:2398 مطبوعہ بیروت]

بھول کر کوئی جتنا مرضی کھا پی لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر کسی کو روزہ کی حالت میں بھول کر کھاتے ہوئے دیکھا تو یاد دلانا واجب ہے- ہاں اگر روزہ دار بہت کمزور ہے اور یاد دلانے پر کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کے لئے روزہ رکھنا دشوار ہو جائے گا اور اگر کھا لے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کر سکے گا (چونکہ بھول کر کھا پی رہا ہے اسکا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہذا اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر کوئی روزے کی حالت میں کھا پی رہا ہے تو یاد آنے پر فوراً رک جائے اور جو منہ میں ہے باہر نکال دو

سوال 17: کیا رمضان المبارک کی راتوں میں میاں بیوی آپس میں مقاربت کر سکتے ہیں؟

جواب :جی ہاں شام کو افطاری کے بعد صبح سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے زوجین (میاں بیوی) مقاربت کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّهُ لَكُمْ "

تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو، اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا اور تمہیں معاف فرما دیا، پس اب (روزوں کی راتوں میں بیشک) ان سے مباشرت کیا کرو اور جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔

[سورۃ البقرۃ آیت نمبر 187]

معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کی راتوں میں افطاری کے بعد سے لیکر سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے میاں بیوی مقاربت کر سکتے ہیں۔

سوال 18: روزے کی حالت میں لپ اسٹک لگانا کیسا ہے، کیا اس کے ذرات پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ویسے تو لپ اسٹک لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر ہونٹوں پر زبان پھیرنے کی عادت ہے اور اس سے لپ اسٹک کے ذرات پیٹ میں چلے جاتے ہیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لہٰذا احتیاط بہتر ہے۔

[تفہیم المسائل، جلد2، صفحہ 191، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاھور]

سوال 19: روزے کی حالت میں عورتوں کا میک اپ کرنا، لپ اسٹک لگانا، ہیئر کٹنگ کروانا کیسا؟

جواب: روزے کی حالت میں خواتین کا میک اپ کرنا جائز ہے بشرطیکہ غیر محرموں کے سامنے بے پردگی اور نمود و نمائش مقصود نہ ہو (اور مزید یہ کہ اس میں بھنویں و پلکیں وغیرہ بھی نہ بنوائی جائیں)، لپ اسٹک لگانا بھی جائز ہے بشرطیکہ اسکے اجزائے ترکیبی میں کوئی ناپاک چیز شامل نہ ہو اور اگر لپ اسٹک واٹر پروف ہے اور اسکے لگے رہنے کی وجہ سے ہونٹوں کی جِلد وضو کے دوران پانی سے تر نہیں ہوتی تو وضو ادا نہیں ہو گا۔ اور ایسے ناتمام وضو سے نماز صحیح سے ادا نہیں ہوگی اور جو چیز کسی شرعی فرض کی صحت ادا کرنے میں مانع بن جائے وہ جائز نہیں۔ ہیئر کٹنگ اگر معمولی مقدار میں ہو مثلاً لمبائی میں بالوں کو برابر رکھنا تو اس حد تک جائز ہے۔ اور اگر اتنی مقدار میں ہے

کہ جس سے مردوں کے ساتھ مشابہت پیدا ہو تو نا جائز ہے۔ حدیث پاک میں عورتوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کیساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کو لعنت کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔

[تفہیم المسائل، جلد1، صفحہ190، 191، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاھور]

سوال20: ناک میں Vicks لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (وِکس) ایک قسم کا کیمیکل ہوتا ہے اسے جب ناک کے نتھنوں کے اندر لگاتے ہیں تو کیمیکل کے اجزاء حلق کے راستے اندر جاتے ہیں لہذا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ البتہ ایسی (وِکس) جو سر درد کی صورت میں پیشانی پر لگائی جاتی ہے۔ یا کسی عضو میں درد ہو تو اس پر لگائی جاتی ہے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ کیونکہ بدن کے مساموں کے ذریعے پانی تیل یا کوئی اور چیز اندر جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

[تفہیم المسائل جلد1، صفحہ191، 192، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاھور]

سوال21: روزہ کی حالت میں کنٹک لینز لگانا کیسا جبکہ انکو لگانے سے پہلے یہ مخصوص کیمیکل والے پانی میں بھگوئے ہوتے ہیں۔

جواب: اگر یہ لینز اچھی طرح سے صاف کر کے لگائیں جائیں کہ کوئی لیکوئیڈ حلق تک نہ جائے تو اجازت ہے۔

کیونکہ جدید تحقیق کے مطابق آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ ہے۔ اور فقہ حنفی کا

اصول ہے کہ اگر کوئی چیز منفذ کے ذریعے سے حلق یا معدے تک پہنچے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جیساکہ ردّالمحتار میں ہے:

"والمفطر انما هو الداخل من المنافذ"

یعنی روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے اندر جائے۔

[ردالمحتار، باب مایفسد الصوم ومالایفسد، جلد2، صفحہ396، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت]

اوراسی طرح اگر یہ لینز فقط گیلے ہیں اور اس پر کوئی لیکوئیڈ نہیں لگا تو بھی روزے کی حالت میں لگانے کی اجازت ہے۔ کیونکہ یہ صرف تر ہیں۔ ان پر ایسی چیز نہیں جو آنکھوں کے ذریعے حلق تک پہنچ سکے اگر کنٹک لینز کو آنکھوں میں لگانے کے بعد اسکے کیمیکل ملے پانی کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ روزے کے دوران انکے لگانے سے پرہیز کیا جائے۔

سوال22: روزے کی حالت میں دمہ کے مریض کا انہیلر استعمال کرنا کیسا؟

جواب: انہیلر کے ذریعے سے سانس لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بات مشاہدات سے ثابت ہے کہ اِنہیلر میں موجود مادہ مائع کی صورت (لیکویڈ فورم) میں ہوتا ہے۔ اور دواء گیس کی صورت اختیار کر کے مریض کے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے۔ لہذا انہیلر کی دواء حلق سے نیچے اترنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

چنانچہ اس کا وہی حکم ہے جو قصداً دھواں سونگھنے کا ہے۔
جیساکہ علامہ علاؤالدین الحصکفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

”لو ادخل حلقه الدخان افطر ای دخان کان و لو عوداً او عنبراً لو ذاکراً لامکان التحرّز عنه۔“

یعنی اگر کسی نے اپنے حلق میں دھواں داخل کیا جبکہ روزہ یاد بھی تھا، خواہ دھواں عود کا ہو یا عنبر کا، روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔

[الدر مختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، جلد 3 صفحہ 420، مطبوعہ دار الکتب المعرفۃ بیروت]

سوال 23: روزے کی حالت میں انسولین کا انجیکشن لینا کیسا؟

جواب: انسولین کے انجیکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس پر تفصیلی گفتگو "روزہ کی حالت میں انجیکشن "لگوانے والے جواب میں گزر چکی ہے۔

سوال 24: اگر کوئی لڑکی اعتکاف میں بیٹھنا چاہے اور اعتکاف کے آخری ایام میں اس کے حیض کے ایام ہوں تو کیا وہ مانعِ حیض (حیض روکنے والی) گولیاں استعمال کر کے اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے؟

جواب: فتاویٰ اھلسنت میں محققِ مسائلِ جدیدہ مفتی محمد علی اصغر عطاری صاحب زید مجدہ لکھتے ہیں کہ:

”عورت کا مانعِ حیض گولیوں کا استعمال چاہے اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے ہو یا کسی

اور وجہ سے دونوں صورتوں میں شرعی اعتبار سے جائز ہے۔ البتہ طبّی اعتبار سے اگر ان کے استعمال سے عورت کو نقصان ہوتا ہو تو پھر اس سے اجتناب کرنا ہوگا۔ اور دورانِ اعتکاف حیض آنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا جس کی بعد میں قضا واجب ہے

واضح رہے کہ گولیوں کی وجہ سے حیض نہ آئے تو حائضہ شمار نہ ہوگی حکمِ طہارت باقی رہے گا، روزہ رکھ سکتی ہے اور اعتکاف بھی کرسکتی ہے۔

طحطاوی علی الدر میں درِّ مختار کے اس قول "فیقضیہ" کے تحت ہے:

سواء فسد بصنعه بغير عذر كالخروج والجماع، والاكل والشرب فى النهار او فسد بصنعه لعذر كما اذا مرض فاحتاج الى الخروج فخرج او بغير صنعه رأساً كالحيض والجنون والاغماء الطويل بحر

یعنی اعتکاف کا فاسد ہونا برابر ہے کہ قصداً بغیر عذر کے ہو جیسے مسجد سے باہر نکلنا، جماع کرنا، دن میں کھانا پینا۔ یا فاسد کرنا قصداً ہو عذر کی وجہ سے جیسے بیمار ہوا اور مسجد سے نکلنے کی طرف محتاج ہے تو وہ مسجد سے نکلا۔ یا فاسد کرنا اصلاً اس کے قصد سے نہ ہو جیسے حیض آجانا، جنون، اور طویل بے ہوشی طاری ہوجانا۔

[حاشية الطحطاوى على الردد، كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، جلد 1، صفحه 475

،مطبوعہ کوئٹہ]

فتاویٰ شامی میں ہے:

" واما حكمه اذا فات عن وقته المعيّن، فان فات بعضه قضاه لا غير ولا يجب الاستقبال، او كلّه قضى الكلّ متتابعاً"

یعنی اس کا حکم (یعنی اعتکاف کو فاسد کرنے یا ہو جانے کا حکم) یہ ہے کہ اگر یہ وقتِ معین میں فوت ہو جائے تو اگر بعض فوت ہوا تو صرف بعض کی قضا کرنا ہو گی اور دوبارہ نئے سرے سے اعتکاف کی حاجت نہیں اور اگر کُل فوت ہوا تو لگاتار کُل کی قضا کرنا ہو گی۔

[ردّ المحتار ، کتاب الصوم ، باب الاعتکاف ، جلد3، صفحہ 503 ، 504، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت]

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعتکاف توڑنے کی صورت میں اسکی قضا کا حکم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اعتکافِ نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں، کہ وہیں تک ختم ہو گیا اور اعتکافِ مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا، اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے، پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں اور منّت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معیّن مہینے کی منت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے، ورنہ اگر علی

الاتّصال واجب ہوا تھا تو سِرے سے اعتکاف کرے اور علی الاتصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔

اعتکاف کی قضا صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے چھوڑا مثلاً بیمار ہو گیا یا بلا اختیار چھوٹا مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آیا یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی، ان میں بھی قضا واجب ہے۔

[بہارِ شریعت، حصہ پنجم، اعتکاف کا بیان، صفحہ 1028، 1029، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی]

سوال 25: اگر سحری کیلئے آنکھ نہ کھلے تو بغیر سحری کے روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: روزے کیلئے سحری کرنا شرط نہیں بلکہ سنت ہے۔ بغیر سحری کے روزہ ہو تو جائے گا مگر سحری کرنے سے جو ثواب ملتا ہے اس سے محرومی ہو گی۔ لہذا اگر کسی کی آنکھ لیٹ کھلی اور سحری کا وقت گزر چکا ہے اور کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ رہی بات نیت کی تو ادائے رمضان، نذرِ معین اور نفلی روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری نہیں لہذا ضحوہ کبری سے پہلے جب چاہے نیت کر لے۔ کیونکہ ان روزوں کی نیت کا وقت غروبِ آفتاب سے اگلے دن ضحوہ کبریٰ تک ہوتا ہے۔

[فتاوی عالمگیری جلد اول، کتاب الصوم، صفحہ 195، مطبوعہ بیروت]

فقیہِ ملّت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

بغیر سحری کے روزہ رکھنا جائز ہے (فتاویٰ عالمگیری) مگر مستحب یہ ہے کہ سحری کھا

کر روزہ رکھے کہ حدیث شریف میں اسکی بہت فضیلتیں آئیں ہیں.....الخ۔

[فتاویٰ فیض الرسول، جلد اول، کتاب الصوم، صفحہ 473، مطبوعہ اکبر بکسیلرز لاھور]

سوال26: اگر کوئی ایسا مریض ہو کہ جو مرض کی وجہ سے نہ گرمیوں میں روزے رکھ سکتا ہے اور نہ ہی سردیوں میں اور نہ ہی آئندہ زندگی میں روزے رکھ سکتا ہے۔ اسکے لئے کیا حکمِ شرعی ہے؟

جواب: اگر کوئی ایسا مریض ہے کہ جو نہ گرمیوں میں روزے رکھ سکتا ہے نہ سردیوں میں، نہ اکھٹے رکھ سکتا ہے اور نہ ہی متفرق، توفی الحال یہ فدیہ نہ دے بلکہ صحت کا انتظار کرے اور اگر صحت کی توقع ختم ہو جائے تو اس وقت فدیہ ادا کر دے۔ ورنہ موت کے وقت وصیت کر دے۔

جیسا کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"بعض (لوگوں) کو گرمیوں میں روزہ کی طاقت واقعی نہیں ہوتی مگر جاڑوں میں رکھ سکتے ہیں یہ بھی کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ گرمیوں میں قضا کر کے جاڑوں میں روزے رکھنا ان پر فرض ہے، تیسری بات یہ ہے کہ ان میں بعض لگاتار مہینہ بھر کے روزے نہیں رکھ سکتے مگر ایک دو دن بیچ کر کے رکھ سکتے ہیں تو جتنے رکھ سکیں اتنے رکھنا فرض ہے جتنے قضا ہو جائیں جاڑوں میں رکھ لیں، چوتھی بات یہ ہے کہ جس جوان یا بوڑھے کو کسی بیماری کے سبب ایسا ضعف ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتے انہیں بھی کفارہ دینے کی اجازت

نہیں بلکہ بیماری جانے کا انتظار کریں، اگر قبلِ شفا موت آجائے تو اس وقت کفارہ کی وصیت کر دیں، غرض یہ ہے کہ کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق، اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اس عذر کے جانے کی امید نہ ہو، جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اسے ایسا ضعیف کر دیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کر کے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے

[فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 547، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور]

سوال 27: بچے کو کب سے روزے رکھوانے چاہییں؟

جواب: بچہ جیسے آٹھویں سال میں قدم رکھے اس کے ولی (سرپرست) پر لازم ہے کہ اسے نماز روزے کا حکم دے، اور جب اسے گیارہواں سال شروع ہو تو ولی پر واجب ہے کہ صوم و صلوۃ پر مارے بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضرر نہ کرے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ

: حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مروا اولاد کم بالصلوة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر

جب بچے سات سال کے ہوجائیں تو انھیں نماز کو کہو اور دس سال کے ہوجائیں

تو انھیں ترکِ نماز پر سزا دو۔

[سنن ابی داؤد، باب متی یؤمر الغلام...الخ جلد اول، صفحہ 71 آفتاب عالم پریس لاہور]

تنویر الابصار میں ہے:

وجب ضرب ابن عشر علیھا۔

ترک نماز پر دس سال کے بچے کو سزا دینا واجب ہے

[تنویر الابصار مع در مختار کتاب الصلوۃ، جلد اول، 58، مطبع مجتبائی دہلی]

ردالمحتار میں ہے:

ظاہر الحدیث ان الامر لابن سبع واجب کالضرب والظاہر ایضاان الوجوب بالمعنی المصطلح علیه لا بمعنی الافتراض لان الحدیث ظنی فافھم۔

ظاہر حدیث میں ہے کہ سات سال کے بچے کو نماز کا کہنا اسی طرح واجب ہے، جیسے دس سال کے بچے کو سزا دینا واجب ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ یہاں وجوب سے اصطلاحی وجوب مراد ہے نہ کہ بمعنی فرض، کیونکہ حدیث ظنی ہے۔ پس غور کیجئے۔

[ردالمحتار کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 235، داراحیاء التراث العربی بیروت]

در مختار میں ہے:

والصوم کالصلوة علی الصحیح

صحیح قول کے مطابق روزہ کا حکم نماز ہی کی طرح ہے۔

[در مختار، کتاب الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 58، مطبع مجتبائی دہلی]

عالمگیری میں ہے:

قال الرازی یؤمر الصبی اذاطاقه

امام رازی نے فرمایا: جب بچہ توانا ہو جائے تو اسے (نماز و روزہ کا) حکم دیا جائے۔

[فتاوی ھندیہ، المتفرقات من باب الاعتکاف، جلد 1، صفحہ 214، نورانی کتب خانہ پشاور]

اسی میں ہے:

هذا اذا لم یضر الصوم ببدنه فان اضر لایؤمر به

یہ اس وقت ہے جب روزہ جسمانی تکلیف کا سبب نہ بن رہا ہو، اگر بن رہا ہو تو پھر اسے نہ کہا جائے۔"

[فتاوی ھندیہ، المتفرقات من باب الاعتکاف، جلد 1 صفحہ 214، نورانی کتب خانہ پشاور]

[فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 344، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور]

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں:

بچہ کی عمر دس 10 سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے

روزہ رکھوایا جائے نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں، اگر پوری طاقت دیکھی جائے اور رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حکم نہ دیں گے اور نماز توڑے تو پھر پڑھوائیں۔

[بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ پنجم، صفحہ 990، مسئلہ نمبر 6، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی]

سوال 28: کیا اذان فجر کے دوران سحری کھا سکتے ہیں؟ کیونکہ کچھ لوگ اذان فجر کے دوران کھاتے رہتے ہیں کیا ایسا کرنے سے روزہ ہو جائے گا؟

جواب: سحری کا تعلق وقت کیساتھ ہے اذان کیساتھ نہیں ہے۔ صبح صادق کا وقت ہو گیا تو سحری کا وقت ختم ہو گیا۔ چاہے ابھی اذن ہو یا نہ ہو۔

شیخ الفقہ مفتی محمد اکمل قادری صاحب حفظہٗ لکھتے ہیں کہ:

"بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی فجر کی اذان کے دوران بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں شاید انہوں نے خود ساختہ مسئلہ سن رکھا ہوتا ہے کہ "جب تک اذان ہو کھانا پینا جائز ہے۔" بلکہ بعض لوگ ایسے بھی ملیں گے جو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ "ابھی تو قریبی مسجد کی اذان ہوئی ہے۔ فلاں مسجد کی اذان باقی ہے، جلدی سے کچھ کھا پی لو۔"

اچھی طرح یاد رکھئے کہ اس طرح اذان کے بیچ میں کھاتے پیتے رکھے گئے روزے ضائع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تمام دن بھوکا پیاسا رہنے کی مشقت کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔ نیز سخت گنہگار علیحدہ ہوں گے۔

[روزوں کے مسائل، صفحہ 15، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاھور]

سیدی ، سَنَدی ، مرشدی امیر اھلسنت مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں کہ:

"بعض لوگ صبح صادِق کے بعد فجر کی اذان کے دوران کھاتے پیتے رہتے ہیں، اور بعض کان لگا کر سنتے ہیں کہ ابھی فلاں مسجِد کی اذان ختم نہیں ہوئی یا کہتے ہیں: وہ سنو! دُور سے اذان کی آواز آرہی ہے! اور یوں کچھ نہ کچھ کھا لیتے ہیں۔ اگر کھاتے نہیں تو پانی پی کر اپنی اِصطلاح میں "روزہ بند" کرتے ہیں۔ آہ! اِس طرح "روزہ بند" تو کیا کریں گے روزے کو بالکل ہی "کھلا" چھوڑ دیتے ہیں اور یوں صبح صادق کے بعد کھا پی لینے کے سبب ان کا روزہ ہوتا ہی نہیں، اور سارا دن بھوک پیاس کے سوا کچھ ان کے ہاتھ آتا ہی نہیں۔ "روزہ بند" کرنے کا تعلق اَذانِ فجر سے نہیں صبح صادِق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے، جیسا کہ آیت مقدسہ کے تحت گزرا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور صحیح اَوقات کی معلومات کر کے روزہ نماز وغیرہ عبادات دُرست بجا لانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجا ہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔ "

[فیضانِ رمضان ، صفحہ 110، مطبوعہ مکتبة المدینه کراچی

سوال 29: آپ نے کہا کہ اذانِ فجر کے دوران سحری کھانا پینا منع ہے۔ لیکن کچھ لوگ

حدیث پیش کرتے ہیں

"إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ، فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ"

یعنی: رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اپنی ضرورت پوری کئے بغیر اسے نہ رکھے

(ابوداؤد)

یعنی حدیث میں ہے کہ کھاتا رہے۔ اور آپ منع کر رہے ہیں؟

جواب: اس حدیث کے علماء و شارحین نے کئی جواب دیئے ہیں۔ ان میں سے چند پیشِ خدمت ہیں۔

جواب نمبر 1: اس حدیث میں سحری کا ذکر نہیں ہے۔ یہ تو مطلقًا اذان کا کہا گیا ہے کہ اگر اذان ہو تو برتن ہاتھ میں ہو تو کھالو۔ پھر نماز کیلئے جاؤ۔

جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کھانا سامنے ہو اور اذان ہو جائے تو کھانا کھا کر نماز میں شامل ہو (مفہوماً)

یعنی بھوک کی شدت ہو اور وقت میں وسعت ہو تو کھانا کھا کر پھر نماز پڑھے کہ نماز میں بھوک کی وجہ سے دھیان نہ بٹے۔

جواب نمبر 2: بالفرض سحری کے حوالے سے مان لیا جائے تو یہ کہ حضور ﷺ

کے دور میں دو اذانیں ہوتی تھیں ایک وقتِ فجر سے پہلے اور ایک بعد میں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، ثُمَّ قَالَ : وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ

یعنی: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال تو رات رہے اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تم لوگ کھاتے پیتے رہو۔ یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔ راوی نے کہا کہ وہ نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے کہا نہ جاتا کہ صبح ہو گئی۔ صبح ہو گئی۔ [صحیح البخاری، حدیث:617 مطبوعہ دار السلام ریاض سعودیہ]

اس سے پتہ چلا کہ جس اذان کے وقت کھانا کھانے کا کہا جا رہا ہے وہ اذان نمازِ فجر کیلئے نہیں تھی بلکہ نمازِ فجر کے وقت سے پہلے تھی۔ اور نمازِ فجر کی اذان حضرت ابنِ ام مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ دیتے تھے۔

جواب نمبر 3: محدثین نے اس سے مراد اذانِ مغرب بھی لی ہے۔ جیسا کہ شاہ عبد الحق محدثِ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

”احتمال دارد کہ آذان مغرب باشد پس دریں تاکید است برائے تعجیل افطار اگرچہ ترک اکل و شرب نزد آذان مسنون است“

"یعنی: ممکن ہے کہ اذانِ مغرب مراد ہو تو اس میں جلد افطار کی تاکید ہے اگرچہ اذان کے وقت کھانا پینا چھوڑ دینا مسنون ہے۔"

[اشعة اللمعات ، جلد 2 ، صفحه 83 ، مطبوعه كوئٹه]

یعنی اس اذان سے مراد اذانِ مغرب ہے۔ نہ کہ اذانِ فجر تو آپ ﷺ نے اس طرف توجہ دلائی کہ اگرچہ دیگر اذانوں کو سنتے ہوئے کھانا پینا چھوڑ دینا چاہئے لیکن رمضان میں افطار کے وقت اذان کے دوران کھانا پینا افطار میں جلدی ہے جو روزہ دار کیلئے مناسب ہے۔

جواب نمبر 4: اس کا ایک معنیٰ محدثین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ممکن ہے ابتدائے اسلام میں اذان کے دوران کھانے پینے کی اجازت ہو جیسے ابتدائے اسلام میں صحت مندوں کو روزہ رکھنے اور فدیہ دینے کا اختیار تھا۔ لیکن اسے بعد میں منسوخ کر دیا گیا۔ اور فرمایا: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔ (البقرة:185)

محدثِ جلیل علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی مفہوم بیان فرمایا:

"ولعل هذا كان في اول الامر"

یعنی: ممکن ہے یہ اجازت ابتدائے اسلام میں ہو

آپ نے علماء و محدثین و شارحین کی توضیحات اس حدیث کے بارے میں پڑھ لی،

کسی نے بھی طلوع سحر پر اذان کے بعد روزے دار کو کھانے پینے کی اجازت نہ سمجھی اور نہ ہی بیان کی۔ لہذا اس حدیث کا وہ معنی نہیں جو کچھ لوگ مراد لیتے ہیں کہ اذان فجر کے وقت بھی کھاتے پیتے رہو۔ بلکہ علماء نے اس سے منع فرمایا ہے۔

اللہ کریم جل جلالہ ہمارے روزوں کی حفاظت فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

[آخری گزارش]

اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے یہ چند مسائل علماء و فقہاء کی کتب سے نقل کیئے ہیں۔ اہلِ علم اگر کہیں لفظی یا معنوی غلطی پائیں تو ضرور آگاہ کریں۔ اللہ پاک قبول فرمائے

آمین بجاه النبی الکریم الامین ﷺ

طالب دعا: محمد اویس رضا عطاری رضوی (گوجرانوالہ)

12/04/2020

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد1)	ازقلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
سردی کا موسم اور ہم	ازقلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	ازقلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	ازقلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	ازقلم (مفتی) غلام سبحانی نازؔش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	ازقلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	ازقلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	ازقلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	ازقلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	ازقلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	ازقلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
مختصر مگر مفید	ازقلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	ازقلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (حصہ 1)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS r

PS graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

روزوں
کے مسائل
(سوالاً جواباً)

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)